SENATE OF PAKISTAN

SENTAE DEBATES

Sunday, July 18, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty eight minutes after five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الراحیم

حق تقاته ولا تمو تن الا و انتم مسلون O واعتصمو ا بحبل
الله جميعاً ولا تفر ا قو ا وا ذكر وا نعمت الله عليكم اذ كنتم
اعداء فا لف بين قلوبكم فا صبحتم بنعمته اخوانا وكنتم على
شفاحفرة من النار فانقذ كم منها كذالک بين الله لكم ايته
لعلكم تهتدون ولتكن منكم امة يد عون الى الخير ويامرون با
لمعروف وينهون عن المنكر واوليک هم المفلخون O

ترجمہ : مومنو خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا ۔ اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے ۔ اور اس نے تمھارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے ۔اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم

ہدایت پاؤ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے ۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں (سورہ آل عمران آیت ۱۰۲تا ۱۰۴)

Flecitation to the chairman (Mr Wasim Sajjad)

جناب منظور احمد گچکی ۔سب سے پہلے تو آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں وہ اہلیت ہے اور گذشتہ ڈھائی سال سے آپ نے جس طریقے سے اس ہاؤس کو conduct کیا میں سمجھتا ہوں کہ آپ ملک کے معاملات کو بھی اسی طریقے سے چلائیں گے آپ نے ہاؤس میں گو کہ بہت دفعہ ہمیں شکایات آپ سے ہوئیں لیکن بہت ہی سطحی تھیں اور یہ شکایتیں آپس میں ہوتی رہتی ہیں ۔ دوسروں کی طرح ایسا آپ نےنہیں کیا کہ ہاؤس کو بلڈوز کیا اور ہاؤس میں نقطہ نظر کو آنے نہیں دیا ۔مجھے امید ہے جناب والا ! کہ آپ اس کرسی پر جب بیٹھیں گے تو آپ اس ملک میں ایسی مثال قائم کریں گے کہ آنے والی نسلیں آپ کی تعریف کریں گی اور یہ کہیں گے کہ وسیم سجاد نے as Acting President جس طریقے سے اس ملک میں الیکشن conduct کیا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی جناب والا !ہماری دعائیں ہمارے جذبات ہماری cooperation آپ کے ساتھ رہیں گی اور ہماری دعا ہے کہ آپ کو خدا کامیاب کرے اور آپ سرخرو ہو جائیں اپنے اس آفس کے بعد ۔

جناب چیئرمین ۔ بہرہ ور سعید آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔میں کسی اور پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں لیکن گچکی صاحب نے ایسا مسئلہ چھیڑا جس پر میرا بھی جی چاہتا ہے کہ میں کچھ عرض کروں ۔ آپ نے جتنی دیر اس معزز ایوان کی صدارت کی آپ چیئرمین رہے آپ نے بڑی خوش اسلوبی سے بڑے اچھے طریقے سے اور بڑی ڈپلو میسی سے اس ہاؤس کو چلایا اس ہاؤس میں کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جس سے یہاں اس ایوان کے معزز اراکین میں کوئی تلخی پیدا ہوئی ہو اور کوئی ایسا موقع پیدا ہوا ہو ۔ آپ نے اس کو اچھے طریقے سے چلایا ہے ۔ آپ نے جو حلف اٹھایا تھا اس میں بھی ایک کلاز تھا کہ آپ کو صدر پاکستان کے فرائض سر انجام دینے پڑیں گے آپ اس حلف کے بھی پابند ہوں گے مجھے امید ہے کہ آپ یہاں بحیثیت چیئرمین اپنی کارکردگی پر پورے اترے ہیں اور

بحثیت صدر پاکستان آپ بہترین کارگردگی دکھائیں گے اور امید ہے کہ آپ الیکشن کو اس طریقے سے conduct کریں گے کہ خدا کرے اس ملک پر رحم ہو اور کسی وقت اور کسی طرح ایک بار تو ان کو دیئے ہوئے پانچ سال پورے کرنے کی اجازت ہو گی ۔ یہ موقع انشاء اللہ کسی کو نہیں ملے گا اگر کوئی ہارتا ہے تو وہاں پر یہ شور مچائے کہ وہاں پر riggingہوئی ہے اور کوئی جیتتا ہے تو کہتے ہیں کہ بڑے اچھے طریقے سے الیکشن ہوئے ہیں ۔ اس مسئلے کی طرف آپ کی خاص توجہ ہو گی میں اس پر یہ نہیں کہوں گا کہ آپ neutralنہیں ہیں ۔ آپ نہیں نیوٹرل ۔ آپ نشاء اللہ اچھے طریقے سے اور خوش اسلوبی سے کام سر انجام دیں گے جناب میری دعا ہے کہ خدا آپ کو کامیاب کرے ۔ آپ سرخرو ہو کر اچھے طریقے سے الیکشن conduct کریں اور اس ملک میں ایک stable یعنی مستحکم حکومت بن جائے اور آئندہ پانچ سال کے لئے حکومت یہاں قائم رہے دوسری چیز اس موقع پر یہ کہوں گا کہ کراچی میں آج ۱ بجے سے ۵ بجے تک جو واقعات ہوئے ہیں جس طرح خونریزی ہو رہی ہے ۔ آخر ان کراچی والوں کا قصور کیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہی قصور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد کا خون پاکستان کی دیواروں کے نیچے پڑا ہوا ہے اس خون پر اس کی تعمیر ہوئی ہے یہی قصور ہے ان کا کہ اپنے گھر چھوڑ کر یہاں آباد ہوئے آج ان کا بے رحمانہ قتل کیوں کیا جارہا ہے کیوں ان کو پکڑ کر جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے کیوں ان جوانوں کا پیچھا کر کے ان کی ٹانگیں توڑ رہے ہیں کیا وجہ ہے ؟ آخر کیا ہے ؟ پاکستان میں کیوں کروارہے ہیں ؟ ابھی تو آپ گئےہی نہیں ہیں تو یہ مسئلے اٹھے میں حیران ہوں کہ کبھی حیدر آباد کبھی کراچی میں کون لوگ مارے جارہے ہیں مہاجر مہاجر کون جنھوں نے پاکستان بنایا کون تھے جنھوں نے خون دے کر پاکستان حاصل کیا اور اب جنھوں نے خون دے کر پاکستان حاصل کیا اور اب ان کو بے رحمی سے قتل کیا جا رہا ہے ۔ جناب آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ آج اس ہاؤس میں ساری کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی جائے کہ ایسا کون کر رہا ہے کیوں کر رہا ہے اور کس لئے کر رہا ہے اس کا مضبوط تدارک ہونا چاہیئے ۔ وہ چیز پھرختم ہو گئی کہ سندھ میں امن و امان آ گیا ۔ کہاں گیا وہ امن وامان تھوڑی دیر وہ ڈسٹرب ہو گیا بڑی بڑی بات ہے شرم کی بات ہے جنھوں نے پاکستان لیا ہم ان کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں اور اس طرح کا تشدد نہیں چلے گا آپ سے درخواست کروں گا کہ مہربانی کر کے اسی تشدد کو ختم کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب عبداللہ شاہ صاحب ۔

Syed Abdullah shah: Mr chairman . sir , actually in the bigning I wantedto draw your attintion to some other issue but Mr Guchki preempted all of us . so I associate mysilf with the experssions and the views experssed by Mr .Gichki about you for going to a higher office , of course in acting capacity. sir, you are going there at a very difficult juncture in the history of pakistan and you have a very anerous responsibility to discharge and that is , above all , establishing the credi- bility of ballot in this country . This change perhaps is being made in order to hold free fair and creditbale elections . sir, you will be heading this whole exercise . I really wish and pray for your success because this will be the success of the people of pakistan that we once at least establish credibility of the ballot.

Sir, the second point to which I wanted to draw your attintion and I also request the House that yesterdyay my colleague and friend Dr. Muhammad ismail odhejo , former MPA sindh and also for mer finance Minister died in a road accident near Rawalpindi alongwith a very renowned journalist , Editor in-chief of the sindhi newspaper " Jago". I, Sir , request the House and you to offer Fateha for the departed souls and also convey this condolence to the bereaved families. Thank you very much .

جناب چیئرمین - جی جناب اشتیاق اظہر صاحب -

سید اشتیاق اظہر - پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں ایک ایسے نازک وقت پر جو ہماری قومی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے - ایک آئینی طریقے سے آپ کو قائم مقام صدر کے عہدے پر فائز ہونے کا موقع مل رہا ہے جیسا کے مجھ سے پہلے میرے دوستوں نے کہاہے آپ نے جس طرح سینٹ کے اس ایوان میں غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ایوان کے ہر طبقے کو مطمئن رکھا - مجھے یقین ہے آپ جب اس ملک کے قائم مقام صدر بنیں گے

تو اسی غیر جانبداری کے ساتھ آپ اپنے فرائض کو سرانجام دیں گے اور آپ کی زیر قیادت جو عام انتخابات منعقد ہونے والے ہیں وہ واقعی فری اور فیئر ہوں گے اس کے ساتھ ساتھ میرے دوست بہرہ ور سعید صاحب نے کہا مجھے بڑے افسوس کے ساتھ آپ کو اور اس ایوان کو یہ اطلاع دینی پڑتی ہے آج ایک بجے دن سے لیکر پانچ بجے تک نائن زیرو پر جو ہمارا دفتر ہے زبردست حملہ کیا گیا جتنے اہم نوجوان کام کر رہے تھے سب کو گرفتار کر لیا گیا ۔ ڈارک روم میں جا کر فوٹو گرافر کو پکڑا گیا ۔ ایک خاتون کو جو اپنے بچے کو نے جا رہی تھی اتنی زور سے دھکا دیا گیا کہ اس کا انتقال واقع ہو گیا ۔ یہ ایک ایسا افسوسناک عمل ہے جو یقیناً آج تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا ۔ حیدر آباد میں جو مسئلہ ہوا وہ آپ کو معلوم ہے لیکن آج کا جو واقعہ ہے وہ کم از کم ایک ایسی مثال ہے جس پر ہماری تاریخ ہم کو اور ہماری قوم کو ہمیشہ ملامت کرتی رہے گی میں چاہتا ہوں چونکہ وزیر قانون یہاں موجود ہیں آپ کے ذریعے سے ان سے درخواست کرتا ہوں کے وہ اس صورتحال کا جائزہ لیں اور معلوم کریں کہ وہ کیا اسباب تھے جب سب لوگ اطمینان کا سانس لے رہے تھے سب یہ محسوس کر رہے تھے کہ آئین کے ذریعے تبدیلی لائی جا رہی ہے وہ ایک اچھا شگون ہے ایک اچھے شگون کے موقع پر یہ بد دلی اور بدنظمی پھیلا کر جو عمل ایک بجے سے پانچ بجے تک نائن زیرو پر کیا گیا میں سمجھتا ہوں ایک ایک ایسا عمل ہے جو اس سارے عمل کو اور ایک اچھے عمل کو sobotage کرنے کے مترادف ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعہ کا اس انداز میں بھی جائزہ لیا جائے ایک مرتبہ پھر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں جس طرح سے آپ نے ایوان میں ہم سب کا خیال رکھا آپ جب اس ملک کے سب سے بڑے ایوان میں جا کر بیٹھیں گے تو آپ کی قیادت میں آپ کی زیرسرپرستی اور آپ کی نگرانی میں ایسے فری اور فیئر الیکشن ہوں گے جو پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب چیئرمین ۔ جی بہت شکریہ ۔ جی جناب بشیر مٹہ صاحب ۔

Bashir Ahmed Matta:sir, infact initially, I didn't have a mind to speake of this subject .But since Mr. Gichki......

Mr. chairman: I think ,it's becoming a little embarrassing for me.

Bashir Ahmed Matta:sir, what I feel is that you are going to this office at a very crucial juncture in our history and ,of course, We all hope and have confidence that you will discharge your responsibility in that high office as you have been discharge your responsibility in this high office in the senate. That hope and confidence ,We have;What I want to emphasize here sir, is that no matter how fair elections we hold, unless , the nation is honoured in words and in deed , no good will come out of it. if we hold good elections in this country and the nation choses its representatives and sends them to the elected Houses, but later of ,we don't accept ,in practice, that verdict, then the whole process detrimental to the interests of the country . so ,if we demand fair and good elections, it is a fair demand ;but .it is equally fair that we demand that the verdict of the people should be honoured not only in words and it should not be opposed. If we had a good sense of honouring the verdict of the people,we would not be faced with the situation we are faced with today . Another thing , sir,is when any controversy arises the courts are instituted for the very purpose of resolving , controversies and distributing justice .so,if a controversy arises and we knock at the doors of the courts,then we must also,whether we are political people or non -poitical people ,accept and honour the verdicts of the courts. Sweet words alone will not be the panacea for all our ills. We must develop and evolve a political culture, where ,first of all we,must honour the mandate of the majority of the country. Because democracy has this rule,si threr are other systems in the world, as you know wich are given in the books of pol itical science .But in the 20th century, people have agreed that democracy is the best system. And what is democracy ? Democracy says "majority is authority ". So ,whether we like it or not ,when the majority is on one side,all the people will,

have to accept that majority . And the third thing , sir is that we must also respect the sanctity of parliament . we sit in th e Houses of parliament ,but do we really respect them all of us must ask this question from ourselves . Those who profes good politics and clai m to be the champions of democracy , do they honour, do they respect ,do they give proper regard to the Houses of parliament which is th eir due the verdict of the people , if we respect the verdict of the courts and if we really give true respect to the institutions ,elected institutions, the m we will be out of the muddle which we are passing through. But if we do,t learn this lesson, then I cannot predict the future for this country. with their words I, wish you all success and I have every hope and confidence that you will fulfil your responsibility in that high office as you you have been fulfiling it in this house .Thank you, very much ,sir

جناب چیئرمین -پروفیسر صاحب -

جناب پروفیسر خورشید احمد -بسم اللہ الرحمن الرحیم -جناب چیئرمین ! سینٹ کی تاریخ میں میرے خیال میں ایسا دن نہیں گزرا جو آج ہمیں د ر پیش ہے اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو حکومت اس وقت تک زمام کار سنبھالے ہوئے تھی وہ شاید چند گھنٹوں میں رخصت ہونے والی ہے نئی کیئر ٹیکر حکومت کیا ہو گی ہمیں اس کا ابھی کچھ علم نہیں اور اس ایوان میں ہم جس طرح ملکی معاملات پر گفتگو کرتے رہے ہیں اس میں ایک بڑا پہلو یہ رہا ہے کہ تنقید یا تائید جو پہلو بھی ہو حکومت کی مدد اور ملک کو صحیح طرح سے چلانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش یہ رہی ہے ہماری تمام سعی کا حاصل ، لیکن آج کا جو دن ہے اس میں حقیقت یہ ہے کہ ہم صاف سے نہیں دیکھ پا رہے ہیں کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں اس کا مخاطب کون ہے کن کانوں میں یہ بات جائے گی کن دلوں میں یہ اترے گی اور کون ان کی فکر کرے گا اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ میں گچکی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک اچھے انداز میں ہمیں گفتگو کا جو موضوع دیا جو وقت کا موضوع ہے اور میں اس پہلو سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں جناب والا! میرے

ساتھیوں نے بجا طور پر آپ کو مبارکباد دی ہے لیکن میں یہ جسارت نہیں کروں گا۔ میں اس دن کا انتظار کروں گا جب آپ اپنی اس ذمہ داری جو آج ہی شاید آپ کے کاندھوں پر پڑھنے والی ہے بحسن وخوبی انجام دے لیں گے اس وقت میں مبارکباد دوں گا بلا شبہ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اور وہ دعا یہی ہے کہ آپ بہت ہی نازک وقت میں قائم مقام صدر کی ذمہ داری اٹھانے والے ہیں بلا شبہ ہمیں آپ سے محبت بھی ہے آپ کی صلاحیتوں کے ہم معترف بھی ہیں اور آپ نے اپنے خلوص اپنی دیانت اور اپنی محنت کی بنا پر ہمارے دلوں میں ایک گہرا مقام حاصل کیا ہے یہ سب باتیں درست ہیں اور اس بنا پر ہم آپ سے اچھی توقع رکھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اس ملک کے لئے بڑا نازک لمحہ ہے اس لیے کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ایک حکومت جو مینڈیٹ لے کر آئی تھی اسے وسط سفر میں اپنے کام کو ترک کرنا پڑ رہا ہے اور ابھی ۲۵ مئی کو ملک کی اعلیٰ ترین عدالت نے جو فیصلہ کیا تھا ہم اس فیصلے کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکے اور مجبور ہو کر ایک نئے انتخاب کی طرف جا رہے ہیں۔ اور جناب والا! یہ بھی خوش آئند بات نہیں ہے کہ سیاسی معاملہ اہل سیاست کے درمیان طے نہ ہو سکا صدر اور وزیر اعظم جو دستور کے تحت ایک ٹیم کا حصہ ہیں اور جنہیں مل کر چلنا چاہئیے خواہ ان میں اختلاف بھی ہو اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ فرانس میں آپ کو معلوم ہے کہ متراں سوشلسٹ صدر تھا اور شیراک اسکے بالکل مقابلے میں والس پارٹی کا وزیراعظم تھا اور آج بھی صدر اور وزیراعظم دو مختلف پارٹیوں۔ دو مختلف پروگراموں کے حامل ہیں ہندوستان میں بھی آپ کو معلوم ہے کہ مرار جی ڈیسائی وزیراعظم بنے تو صدر اور وزیراعظم دو مختلف پارٹیو ں سے متعلق تھے لیکن ہمارے صدر اور وزیر اعظم سیاسی حدود میں رہ کر کام نہیں کر سکے اور پھر وزیر اعظم اور لیڈر آف دی اپوزیشن بھی آپس میں گفتگو نہ کر سکے نئے انتخابات کے بارے میں کوئی ٹائم ٹیبل، ایسا ہوا کہ سیاستدانوں نے اور پارلیمنٹ میں جو پارٹیاں ہیں انہوں نے بیٹھ کر طے کیا ہو بلکہ اسکے لئے فوج کو آگے آنا پڑا۔ بلاشبہ ہمیں فخر ہے کہ ہماری فوج کی قیادت نے دستور کا احترام کیا اور دستور کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے مسائل کا حل نکالنے کی کوشش کی یہ قابل قدر اور قابل فخر بات ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بات قابل افسوس بھی ہے کہ اہل سیاست خود اس بات کو طے نہ کر سکے اور جب تک فوج مداخلت پر مجبور نہ ہوئی ہم کوئی فارمولا نہ بنا سکے جناب والا دراصل ہماری قومی زندگی میں ہماری سیاست کے لئے یہ ایک بوجھل مرحلہ ہے اور آگے جو خطرات ہیںاور جو آزمائشیں درپیش ہیں ان تمام

کو سمجھتے ہوئے میں دو چیزوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا پہلی چیز کے متعلق میرے بھائیوں نے آپ کو کہا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں ballot کی حیثیت کو قائم کرنا ' یہ اس ملک میں سیاست کے فروغ کے لئے دستور کے تحفظ کے لئے جمہوریت کے فروغ کے لئے بے حد ضروری ہے اور مختلف طریقوں سے اس ملک میں ballot کی حیثیت کو پامال کیا گیا کچھ نے rigging کر کے کچھ نتائج نہ تسلیم کر کے 'تو یہ وقت ہے کہ ہم ماضی کی غلطیوں کا اعادہ نہ کریں حقیقت یہ ہے کہ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اولین اہمیت اس بات کو دیں کہ الیکشن کو منصفانہ بنانے 'الیکشن کو بدعنوانیوں سے پاک کرنے 'اور اس سے بڑھ کر دولت کے اثرات سے پاک کرنے کے لئے کہ آج عام آدمی کی feeling یہ ہے کہ اس ملک میں الیکشن دولت والوں کا کھیل بن کر رہ گیا ہے اور اس طرح ایک عام انسان جس کو کہ جمہوریت سے سر اٹھانے کا موقع ملنا چاہئیے اسے موقع مل نہیں رہا تمام پارٹیوں کو جمع کریں اور ان کے درمیان وہ اصول وضع کریں وہ code of ethics بنائیں اور جہاں کہیں قانون کی ضرورت ہے اسے رائج کریں اس لئے کہ آرڈیننس کا اختیار آپ کو حاصل ہو گا اس دستور کے تحت وہ موجود ہے اور وہ راستہ اختیار کیجئیے جس کے نتیجے کے طور پر ووٹ کا تقدس صیح صیح قائم ہو سکے اور منصفانہ انتخابات ہو سکیں وہ انتخابات ہو سکیں جس پر لوگوں کو اعتماد ہو وہ انتخاب ہو سکیں جس میں لوگوں کے حقیقی نمائندے آسکیں وہ انتخابات ہوں جس میں پیسہ نہ چلے وہ انتخابات ہوں جس میں defection کی لعنت کو ختم کیا جا سکے ۔ تو آپ کی ذمہ داری ہو گی کہ آپ صرف الیکشن کرائیں گے نہیں بلکہ الیکشن کے قواعد و ضوابط اس کا قانون ' اس کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہو گی ان کی فکر بھی کریں اور اس کو political concept کے ذریعے سے evolve کریں ۔دوسری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے چار مہینے سے ملک کی پوری زندگی تہہ و بالا ہے ۔ اس کشمکش کی بناء پر جس میں اس قوم کو مبتلا کر دیا گیا تھا معیشت کی حالت یہ ہے کہ آپ کے reserves آج جس مقام پر پہنچ گئے ہیں کبھی اتنے مقام پر کم نہیں تھے ۔ stock exchange volatile جو سرمایہ کاری ہوئی وہ رک گئی ہے ۔قیمتیں بڑھ رہی ہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ interim period کے لئے بھی حالات کو سنوارا جائے ۔ ملک جن حالات سے دوچار ہے خصوصیت سے کشمیر میں جو کشت و خون ہو رہا ہے ہمارے اندرونی خلفشار کا فائدہ اٹھا کر ہندوستان نے اپنے مظالم کو انتہا کو پہنچا دیا اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بارڈر پر جموں اور میر پور میں بھی اور راجستھان میں بھی

اس نے اپنی فوجوں کو لگا دیا ہے ۔ یہ سارے حقیقی خطرات ہیں ۔ آپ ان کی بھی فکر کریں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کی رہنمائی فرمائے یہ ایوان انشاء اللہ اسی طرح جس طرح آج تک آپ کی مدد کی ہے اپنے مشوروں سے ' اپنی تنقید سے ' اپنے احتساب سے اپنا کردار ادا کرے گا اگر دوسرا ایوان نہیں بھی ہو گا تو یہ ایوان انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا اور پھر مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ وقت آئے گا کہ جب میں فی الحقیقت کھلے دل سے آپ کو مبارکباد دے سکوں گا کہ ہاں آپ نے حق ادا کر دیا ۔ شکریہ !

جناب چیئرمین ۔جی گلزار صاحب ۔

جناب گلزار احمد خان ۔جناب چیئرمین ! یہ ایسا پر مسرت موقع ہے کوئی معمولی بات نہیں ہے اور جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ آپ embarrassing پوزیشن میں چلے جاتے ہیں ہمارے باتیں کرنے سے ' تو میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ ہمارے جذبات کو سامنے رکھ کر اور عوام کی مشکلات کو سامنے رکھ کر جب آپ اس منصب کا حلف لیں تو مہربانی کر کے ان چیزوں کو مد نظر رکھیں میں یہ دوسری عرض بھی کروں گا کہ اس ایوان کا بہت بڑا اعزاز ہے کہ اس ایوان سے دوسری مرتبہ صدارت کے منصب کے لئے موقع دیا جا رہا ہے یہ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے ۔ جناب میں عبداللہ شاہ صاحب ،منظور گچکی اور پروفیسر خورشید احمد صاحب کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے تھوڑا سا یہ بھی عرض کروں گا کہ جناب اس وقت ہمارا ملک بہت بڑے بحرانوں سے دوچار ہے معاشی ' سیاسی اور معاشرتی اور جیسا کہ منظور گچکی صاحب اور عبداللہ شاہ صاحب نے آپ کی خدا داد صلاحیتوں کا تذکرہ کیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قوم کے لئے یا ہمارے لئے یہ ایک انعام کی صورت میں ہو گا اور آپ کے لئے ایک امتحان کی صورت ہو گی کہ آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان بحرانوں کا مقابلہ کریں اور ان پر قابو پائیں ۔ ہماری دعائیں انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہوں گی اور جیسا کہ معزز اراکین نے یہ پہلے عرض کیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ پرائیویٹ طور پر اور سرکاری طور پر کسی طرح بھی جیسے آپ کہیں گے ہم آپ کے لئے ہر طرح سے آپ کی امداد اور آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں گے اور ہم یہ چاہیں گے کہ جو ذمہ داریاں اس اہم ترین اور عظیم منصب کے لئے آپ پر عائد ہوتی ہیں صرف یہ اس وقت جو رہی ہیں یہ خصوصی طور پر جو ذمہ داریاں آپ پر عائد ہو رہی ہیں ان کو

نبھانے کے لئے اگر اس ایوان کی یا معزز ممبران کی جس وقت آپ کو ضرورت ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر معزز ممبر اس چیز کا تہیہ کئے ہوئے ہے کہ ہم آپ کی امداد کرنے کو تیار ہیں لیکن ہم ہر وقت آپ کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس منصب میں اور قوم کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے کامیابی نصیب فرمائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، جی مندوخیل صاحب ----- میرے لئے تو آج بڑی embarrassing posetion ہے میں تو آج ایوان کی معمول کی کارروائی کے لئے آیا تھا۔ بہر حال ---جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔جناب چیئرمین ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج کے اہم تاریخی دن پر اس موضوع پر مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا آج انشاء اللہ چند گھنٹوں میں آپ ملک کے قائم مقام صدر کی ذمہ داریاں سنبھالیں گے اس حوالے سے جناب والا ! میں پشتو کا ایک قصہ عرض کرتا ہوں کہ کوئی قیدی تھا اور بہت وقت کے بعد اس کے چھٹکارے کے لئے کوئی آیا تو پہلے وہ خوشی سے ہنس پڑا اور پھر رو دیا تو اس آنے والے نے اس قیدی سے پوچھا کہ یہ ہنسی کیسی اور پھر یہ غم کیسا تو اس نے کہا کہ جب آپ کو دیکھا کہ آپ آئے اس وقت اور اتنی دیر کے بعد تو خوشی ہوئی لیکن اس کے بعد کے جو حالات ہیں جو خطرات ہیں ان کے حوالے سے رونا پڑا جناب والا!ایک طرف آپ کی موجودہ ذمہ داریوں پر خوش ہیں اور آپ کو مبارکباد دیتے ہیں اور بعد میں آپ کی کامیابیوں کے بعد بھی مبارکباد دیں گے لیکن ساتھ ہی جناب والا ! ہم حقیقت میں اس لمحے اگر ہم غمگین لفظ استعمال کریں تو وہ شاید صحیح ہو ،۴۶ سال سے ہمارے ملک میں جناب والا! عوام کے اقتدار اور عوام کے اقتدار کے اداروں کا یہ مسئلہ آج تک آمریت اور جمہوریت کی قوتوں کے درمیان کشمکش میں گزرا ہے آمرانہ قوتوں نے ہمارے ملک کو ،جمہوری اداروں کے اقتدار کو تسلیم نہیں کیا ۔اس لمحے جناب والا!میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ابھی بڑی مشکل سے حکومت نے اصلاحات کی تجویز پیش کی اب اس موقع پر ذرا تلخی پیدا نہ ہو ،لیکن یہ تاریخی موقع ہے میں ضرور ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں ۔ہوا یہ کہ ان کوششوں کے خلاف ایک بحران پیدا ہوا ان کوششوں کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی بہر صورت یہ بحران اس حد تک نہیں پہنچا جیسا کہ ہمارے امام صاحب نے ابھی تلاوت فرمائی اور اس

کا ترجمہ کیا کہ ایک خطرناک گڑھے کے کنارے پر ہم پہنچ گئے یعنی ایسے حالات پیدا ہوئے بلکہ پیدا کئے گئے کہ بالکل مارشل لاء کے امکانات پیدا ہوگئے اور اس کے کیا نتائج ہوئے بہرصورت پھر ہماری ساسی قوتوں کے اپنے مسائل حل نہ کرنے کی صلاحیت کے بعد فوجی قوتوں کو مداخلت ---. بہرصورت آج جو فارمولا سامنے آیا ہے اس کے بارے میں میں اتنا عرض کروں گا کہ مستقبل کے بارے میں تو یہ بات ہے کہ ہم آپ سے۔ یہ توقع رکھتے ہیں ملک کے اس صدر کی حیثیت سے کہ انہوں نے پھر انتخابات کرانے ہیں کہ انتخابات واقعی غیر جانبدارانہ، آزادانہ اور منصفانہ ہوں۔ لیکن ساتھ ہی میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں جناب والا! کہ وہ کوششیں اس تمام فارمولے کے بعد سبوتاژ ہوگئیں۔ یعنی جمہوری اداروں نے آئینی اصلاحات کی جو کوشش کی وہ سبوتاژ ہوگئیں کس نے سبوتاژ کیا کیوں سبوتاژ کیا اس بارے میں، میں اس وقت بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ہمیں جناب والا! ریکارڈ پر رہنا چاہئیے کہ وہ سبوتاژ ہوگئیں بہرصورت اب آگئے جناب والا! آپ کی ذمہ داریاں ہیں مجھے یقین ہے اور میرا اپنا تجربہ ہے اگر آپ واقعی غیر جانبدار رہے ذاتی طور پر آپ کے انتظامی اختیارات سے بھی مجھے یقین ہے کہ آپ کے نیچے کوئی بھی افسران ہوں گے جو کام کریں گے مجھے یقین ہے کہ وہ غیر جانبدار رہیں گے کافی حد تک اگرچہ یہ بڑا مشکل عمل ہے لیکن آپ کا عمل اس وقت سب سے زیادہ کاؤنٹ کیا جائے گا اس لئے ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ اس بحرانی حالت میں آپ واقعی غیر جانبدارانہ، آزادانہ، منصفانہ انتخابات کرائیں گے اور اس کے بعد پھر بغیر کسی لالچ کے جیسا کہ ہمارے ملک میں رہا ہے۔ آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ کسی قسم کے لالچ میں نہ آتے ہوئے مستقبل میں جو انتخابات کا نتیجہ ہو اس کے مطابق اداروں کو پہنچنے کا موقع دیں اور اگر اس طرح جیسا کے پروفیسر صاحب نے فرمایا آپ نے یہ ذمہ داری پوری کی تو واقعی آپ اس کے بعد بھی لائق تحسین رہیں گے آپ قابل مبارکباد رہیں گے لیکن جناب والا! جو حالات ہمارے ملک میں جا رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ کو ناکام کرنے کے لئے، مستقبل کے جمہوری عمل کو ناکام کرنے کے لئے قسم قسم کی دیگر سازشیں ہوں اور مشکلات پیدا کی جائیں۔ بہرصورت! جناب میں اس تاریخی موقع پر ایک بار مجموعی طور پر یہ دعا کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے آئینی ادارے عوام کے منتخب ادارے پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیاں جو عوام کے منتخب ادارے ہیں اور عوام کی sovereignty کی نشانی ہیں ان کا اقتدار اس ملک میں قائم ہو جائے، بحال کا لفظ میں اس لئے استعمال نہیں کر رہا ہوں کہ کیوں کہ ان کا اقتدار رہا

نہیں ہے یہ ابھی کوشش ہوئی اس کے بعد ہماری جو سیاست ہے اس طرف جانا چاہیئے کہ اب پارلیمنٹ کا اقتدار اور اسمبلیوں کا اقتدار قائم ہو اور اسی طرح دوسرے آئینی اداروں کو ان کی ملکی ذمہ داریاں جمہوری انداز میں تفویض کی جائیں اور ان پر اعتماد کیا جائے اس کے بعد جناب والا ! یقیناً جب آپ یہ ذمہ داریاں پوری کریں گے تو ہماری تاریخ میں آپ کا نام واقعی اچھے لفظوں میں لکھا جائے گا ۔اچھے لفظوں میں اس کا ذکر کیا جائے گا اور اگر آپ نے یہ ذمہ داریاں پوری نہیں کیں ' ہم تو کم از کم آپ پر اعتماد رکھتے ہیں آپ کے لئے دعا کریں گے لیکن تاریخ جو کچھ آپ کے بارے میں کہے گی وہ تو تاریخ کی بات ہے 'آپ کا شکریہ !

جناب چیئرمین - شکریہ !سید فصیح اقبال

سید فصیح اقبال -جناب چیئرمین صاحب ! مجھ سے پہلے میرے پیش رو معزز اراکین نے جو باتیں کہی ہیں مجھے ان سے پورا اتفاق ہے اور میں اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سیاسی بحران ہے 'آج لوگ پوچھ رہے ہیں کہ یہ بحران کس طرح سے پیدا ہوا اس کے لئے وقت نہیں ہے ' لیکن یہ ضرور ہے کہ دونوں آئینی ادارے پاکستان میں کمزور ہیں اور پاکستان میں بار بار مارشل لاء کا لگنا جب سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا ہے یہ ریشہ دوانیاں ہماری نوکر شاہیوں کی ---- جس کی وجہ سے ملک مسلسل شکار رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے قومی منتخب ادارے نہایت کمزور ہیں اور ان آئینی اداروں کی کمزوری سے یہ بحران پیدا ہوا ہے یہ کسی نے پیدا نہیں کیا -یہ اس لئے ہے کہ آج ہم لوگ کمزور ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ کی بالا دستی پر ---جب بھی ہماری منتخب حکومت آئی ہے چالیس سال میں کسی نے بھی اپنے منتخب ادارو ں کے لئے کچھ کام نہیں کیا جب وہ جاتے ہیں کف افسوس ---ہاتھ ملتے ہوئے جاتے ہیں کہ ہم نے ان کے لئے کچھ کام نہیں کیا نوکر شاھیوں کے لئے بڑے بڑے عہدے پیدا کیے جاتے ہیں ان کے لئے بڑے بڑے ترقی کے مواقع ہوتے ہیں لیکن اگر پارلیمنٹ کی بالا دستی کا مسئلہ ہو تو اس میں کبھی کوئی کام نہیں کیا جاتا اور اس حکومت کا بھی یہی حال ہے پچھلی حکومت کا بھی یہی حال تھا اور ہم نے بار ہا کہا کہ آپ ان اداروں کو مضبوط کریں شخصیتوں کو مضبوط نہ کریں شخصیتیں آتی جاتی رہتی ہیں یہ ادارے ہمیشہ قائم رہتے ہیں پاکستان کا قیام جمہوریت کی بنا پر عمل میں آیا ہے اور اس کے لئے ہماری شاندار مثال قائد اعظم کی ہے ان کے کسی بھی اصول پر ہم نے عمل نہیں

کیا یہی وجہ ہے کہ آج ہم سخت انتشار کا شکار ہیں اور ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ پاکستان اس انتشار سے نکل جائے گا لیکن ہمیں بہت چوکنا رہنا چاہئیے اس میں دوسرے غیر ملکی ہاتھ بھی ہو سکتے ہیں اس لئے کہ جو بھی اس ملک میں options ہیں ہم کسی کے cool بھی ہو سکتے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہماری فوج نے اس مرتبہ نہایت بردباری سے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور یہ مارشل لاء کبھی بھی کسی ملک میں بھی جمہوری اداروں کا نعم البدل نہیں ہو سکتا ۔یہ خدا کا شکر ہے جنہوں نے آئین بنایا سقم نہیں رکھا ورنہ اس کے لئے بڑا جھگڑا ہوتا کہ صدر کون بنتا خدا کا شکر ہے کہ آئینی طریقہ سے پہلے بھی تبدیلی ہوئی اور آج بھی نہایت عمدہ طریقے سے ایک آئینی تبدیلی ہو رہی ہے جس میں چیئرمین سینٹ کو بہر حال یہ ذمہ داری سنبھالنی ہے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دو مبارکبادیں ہیں ایک تو میں اپنی ڈاکٹر محترمہ نور جہان کو بھی دے رہا ہوں کہ انہوں نے بھی قائمقام چیئرمین کا عہدہ سنبھالنا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک اچھا جانشین ایک مضبوط جانشین چھوڑ کر جا رہے ہیں ہمارا خیال ہے کہ وہ بھی اپنی چیئرمین کی مدت میں پارلیمنٹ کے لئے جو کچھ اب کر رہی ہیں اس سے زیادہ کریں گی اس وقت صحیح صورت حال یہ ہے کہ جو آج کیئر ٹیکرز کا نام ہم نے سنا ہے اس میں سوائے نصیر مینگل صاحب جو ایک سیاستدان بھی ہیں جو اس وقت ماشااللہ ایک ایسے عہدے پر فائز تھے کہ فیڈرل منسٹر بھی رہے ہیں سفیر بھی ہیں اور بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اس کے علاوہ کسی کو میں یہ سمجھتا ہوں چلنے پھرنے کے قابل تو ہے لیکن ابھی تک ان کی فکر میں وہ جمہوریت میرا خیال سے رچی بسی نہیں ہو گی ۔دو مہینے کا ٹائم ہم برداشت کر لیتے ہیں اس میں آپ کے فرائض بہت زیادہ ہیں میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان جس نازک موڑ سے گزر رہا ہے الیکشن بھی ہیں ملک میں ایسی فضا قائم کرنی ہے کہ جو اس وقت plarisation ہوا ہے وہ کم ہو ۔آپ کے تعلق پاکستان میں سب پارٹیوں سے ہیں جب آپ چیئرمین منتخب ہوئے آپ کا عہدہ غیر جانبدار ہے بہر حال آپ اس سوسائٹی میں رہتے ہیں ماشااللہ آپ کی بیک گراؤنڈ ہے بڑی اعلیٰ ہے آپ روڈز سکالر ہیں یہ ایک بڑا اعزاز ہے پاکستان میں آکسفورڈ سوسائٹی کے آپ فیلو ہیں میرا خیال ہے کہ ایشا میں چند لوگوں کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انشااللہ آپ کی بہتر کارکردگی خاص کر جب کہ آپ امریکہ میں پاکستان کی ترجمانی کرنے گئے اس کے کتنے اچھے اثرات ہوئےمیں سمجھتا ہوں کہ سینٹ نے اور سینٹ کے ہرممبر نے ہمیشہ اپنا قومی فرض ادا کیا ہے لیکن سینٹ کا کسی گورنمنٹ نے خیال

نہیں کیا جتنی گورنمنٹیں آئی ہیں سینٹ کا کسی نے خیال نہیں کیا آج اپوزیشن ممبروں کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ ہمارے بھائی ہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ ہیں جو اس وقت موجود ہے اور نیشنل اسمبلی دونوں ہاؤس ہم جڑواں بھائی ہیں ۔یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اکیلے رہیں لیکن انشااللہ الیکشن کے بعد یہ آئیں گے میں ان کی بھی تمام ممبران کی بھی قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس فیصلے کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا ہے ۔ان کے جانے سےہمیں خوشی نہیں ہے بلکہ وہ مینڈیٹ لے کر آئیں گے انشااللہ زیادہ تر و تازہ ہو کر آئیں گے ۔اور اس میں ان کے پاس کافی تجربات بھی ہونگے انشااللہ آگے چل کر یہ جب آئیں گے تو زیادہ بہتر قیادت دیں گے ایک عرض آپ سے ضرور ہے ۔بحثیت سنیٹر کہ آپ کو یہ پتہ ہے کہ جب سے آپ پر دو ٹرمز ہوئے ہیں آپ نے ہمارےسنیٹروں کو ایک خاندان کے طور پر ملایا ہے ۔ہمارے کچھ مسائل ایسے ہیں جن کا آپ کو پتہ ہے وہ ہمارے ذاتی مسائل نہیں ہیں وہ پارلیمنٹ کے مسائل ہیں خدا کے لئے جب اس منصب پر آپ تو یہ فائل ورک یہ جو جال ہے بیوروکریسی کا یہ خوشبودار افسروں کا قصہ ہے اس سے آپ نکل جائیں گے انشااللہ آپ وہ کام کر کے جائیں جو آئندہ تاریخ یاد رکھے آپ کے کے فرائض الیکشن کے بعد ایک فضا پیدا کرنے کے بھی ہیں تاکہ لوگ جو بھی نتائج ہوں ان کو دل سے قبول کریں ۔میں سمجھتا ہو ں کہ سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر اور ہماری سیاسی پارٹیوں میں باہمی افہام وتفہیم کی بڑی ضرورت ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ آ پ کی راہنمائی میں یہ فرائض زیادہ بہتر طور سے ادا ہوں گےکیونکہ آپ ایک ایسے accaptablem شخص ہیں کہ جو ہاؤس میں بھی ماشااللہ ہر پارٹی کا نمائندہ ہے لیکن ہمارے سینٹ نے جس پر عزم طور پرجمہوری اداروں کی خدمت کی ہے قومی مسئلوں پر بحث کی ہے لیکن کبھی بھی حکومت کے کسی بھی وقت کی حکومت کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی کیونکہ یہاں کی جتنی قراردادیں ہیں اگر ان پر عمل ہوتا تو یہ مسائل آپ کو نہ پیش آتے لیکن امید ہے کہ اب آنے والی قیادت ایسا کرے گی اور آپ سے بھی امید ہے میں آپ کے لئے نہایت دست بستہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو توفیق دےاس سے بڑا آفس کوئی نہیں مل سکتا اوریہ سینٹ کے لئے بھی ایک اعزاز ہے کہ سینٹ ہی کا رکن ایک آئینی ذریعے سے جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے فرائض وہاں بیٹھ کر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ سینٹ کو بھی یاد رکھیں گے ۔اور ملنے جلنے کا سلسلہ اسی طرح قائم رہے گا جو آپ کا ہمیشہ سے ہے ۔ شکریہ

حافظ حسین احمد ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی) جناب چیئرمین صاحب !شاید ہم آج آپ کو آخری بار چیئرمین کہہ رہے ہیں

جناب چیئرمین دراصل تو میں چیئرمین ہوں وہاں تو عارضی بات ہوئی ہے

حافظ حسین احمد اللہ کرے جناب چیئرمین صاحب !یقیناً آج ہماری کیفیت شادی مرگ کی کیفیت ہے اور ایک نیک آدمی کی بھی نشانی بھی یہی ہے جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ ہنستا ہوا جاتا ہے اور پسماندگان روتے رہتے ہیں (فارسی) ظاہر ہے آپ کا مشفقانہ ساتھ چھوٹ رہا ہے اور آپ کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوگا اس کا بھی ہمیں اندازہ ہے جناب چیئرمین صاحب !ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ اسی طرح ہمیں دیکھیں گے اور آپ پروٹوکول کے قیدی نہیں بنیں گے بلکہ اس ایوان یا جتنے بھی ہمارے معزز ارکان پارلیمنٹ ہیں ان کے ساتھ آپ اپنا روابط رکھیں گے یقیناً آپ کے کندھوں پر ایک انتہائی اہم ذمہ داری ہے ملک میں عام منصفانہ انتخابات اور بگڑے ہوئے حالات کو سدھارنا آپ کے لئے ایک چیلنج ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو پر امن طریقے سے اور متناسب نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات کرانے کی توفیق بخشے آپ کے انتخابات کے وقت بھی آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ کا نام پیش کیا جارہا تھا تو میں نے گزارش کی تھی کہ کسی ایسے شخص کو چیئرمین سینٹ منتخب کریں جس کو بوقت ضرورت ہنگامی طور پرہمیں شاید صدر بنانا پڑے شاید وہ وقت قبولیت تھا اور اس وقت آپ چند گھنٹے بعد منصب پر فائز ہو رہے ہیں لیکن جناب چیئرمین صاحب !ایک سیاسی ورکر کی حیثیت آج میں پھر پریشان ہوں کہ کاش جب ہمارا یہ ایوان بالا in session ہے جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس in session ہے جبکہ قومی اسمبلی کا اجلاس بھی دو چار دن قبل تک in sission تھا کاش یہ مفاہمت اور یہ چیزیں ان جمہوری اداروں میں ہوتے بجائے ایوان صدر یا کسی اور ایوان کے بہر حال پھر بھی اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے اس آئین کے فریم ورک میں رہتے ہوئے ان ہنگامی حالات میں اور بے ہنگم حالات میں آئین کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی اور میں سمجھتا ہو ں کہ ہم کسی حد تک کامیاب رہے ۔

جناب چیئرمین صاحب !اگر چہ آپ نے قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں سے ووٹ حاصل نہیں کئے لیکن اس ایوان میں چاروں صوبوں اور چاروں اکائیوں کی مساوی نمائندگی موجود ہے اور اس ایوان نے چاہے وہ اپوزیشن بنچوں کی طرف سے ہو یا ایوان اقتدار کی طرف سے آپ پر اعتماد کا

اظہار کیا ہے اس لئے آپ عارضی ہو یا مستقل آپ کو چاروں صوبوں کی اعتماد اور نمائندگی حاصل ہے ۔ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہم نے بار ہا یہ عرض کیا ہے کہ ایوان بالا جس کا ایک اہم رول ہے آج بحران کے حل کے لئے بھی ایوان بالا ہی کام آیا ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اس ایوان بالا کے اختیارات بڑھائے جاتے تو شاید ہم اتنے سیاسی بحرانوں میں نہ الجھتے یقیناً ۔ویسے میں آپ کو مبارکباد تو دے چکا ہوں اور دو ہفتے پہلے بھی میں نے دبے الفاظ میں آپ کو مبارکباد دی تھی جناب چیئرمین ! آج ہماری اس بات پر مہرتصدیق ثبت ہوئی کہ ہمیں اختیارات کے توازن کے بارے میں سوچنا چاہئیے اور ہمیں ایک بار پھر اختیارات کو افراد کی بجائے ان اداروں کی طرف منتقل کرنا چاہئیے تاکہ مستقبل ہمیں ایسے روز بد دیکھنے نہ پڑیں جناب چیئرمین !حالانکہ کل بھی قومی اسمبلی آئین کی دفعہ ۵۸ (۲)(ڈی) کے تحت توڑ دی گئی اور آج بھی اسمبلی آئین کے مطابق توڑی جارہی ہے کل قومی اسمبلی صدر صاحب نے اپنے آئینی اختیارات کو استعمال کرکے توڑ دی آج وزیر اعظم صاحب نے جو جمہوریت کے چمپئین تھے اپنے اختیارات استعمال کر کے توڑی فرق صرف اتنا ہے کہ صدر صاحب نے عدالت عالیہ ۔عدالت عظمیٰ کے فیصلے سے پہلے توڑی اور نواز شریف صاحب نے عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد اسمبلی توڑی بہر حال !میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ اس بات سے یہ ثابت ہوا کہ یہ تمام تر لڑائی دو شخصیات اور اختیارات کی لڑائی تھی اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق بخشے کہ ہم پارلیمنٹ کو اور اس کے ایوانوں کو بااختیار بنائیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس بارے میں آپ ایک اہم رول ادا کرسکتے ہیں میں ایک بار پھر آپ کا مشکور ہوں ۔

جناب چیئرمین جناب حامد رضا گیلانی صاحب

مخدوم حامد رضا گیلانی ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔جناب چیئرمین !جیسے میں نے ارادہ کیا کہ یہاں کچھ آپ کی خدمت میں عرض کروں مجھے کچھ فقرے چارلس بیکن کے یاد آتے ہیں وہ لکھتے ہیں It was the best of times It was the worst of time-It wasthe age of darknes. It wasthe age of enlightenment.It was day of hope.thenwere daysof despair. وغیرہ

وغیرہ جناب آج خوشی اس بات کی ہے کہ مارشل لاءنہیں لگایا گیا ملک مارشل لاء کی وجہ سے بہت پسماندہ ہو چکا ہے اور افسوس اس بات کا ہے کہ ہم سیاستدان اپنے مسئلے کو سلجھا نہیں سکے چنانچہ

آدمی کو بادل نخواستہ اپنا رول ادا کرنا پڑا اور مارشل لاء سے ہٹ کر جو بھی وہ کر سکتے تھے آئین کے تحت کیا عوام میں جائیں تو وہاں پر تین قسم کی feelings ہیں ایک feeling ہے خوشی کی لوگ کہتے ہیں چلو دونوں گئے دوسری feeling افسوس کی ہے لوگ کہتے ہیں کہ کاش ایسا نہ ہوتا۔ اور تیسری feeling جو ہے وہ غصے کی ہے لوگوں کو غصہ ہے کہ جنہیں ہم نے نمائندہ بنا کر بھیجا تھا وہ قوم کا مسئلہ بھی سلجھانہیں سکتے آورٹم کا مسئلہ بھی نہیں سلجھا سکے آج حالت یہ ہے کہ پاکستان بد ترین اقتصادی حالات سے گزر رہا ہے اور بد ترین قسم کی کرپشن سے گزر رہا ہے پاکستان بد ترین قسم کے سلسلہ تعلیم سے گزر رہا ہے پاکستان کا نام کبھی بھی دنیا کی قوموں میں اس سے زیادہ نیچا نہیں تھا پالیسی اسقدر بے خاناں بے رخ نہیں تھی جو آج ہے پاکستان کی اخلاقی حالت اسقدر پست نہیں تھی جو آج ہے سیاست اسقدر مکدر نہیں تھی جو آج ہے جہاں پر ایک نمائندے کو لوٹا کہا جائے اور اس کی قیمت پڑ جائے اور عدالت تک کے فیصلوں کو شک سے دیکھا جائے جہاں پر عدلیہ جو ایک غیر جانبدار ہوتی ہے اسے بھی gang war کے اندر شامل کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اور سنگین حالات کبھی نہیں ہوں گے لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ جب تک چیزیں ashes نہ بنیں خاک نہ ہوں اس کے بغیر پھر نئی تعمیر نہیں ہو سکتی جیسے کہتے ہیں کہ آملیٹ بنانے کے لئے انڈوں کو توڑنا لازم ہوتا ہے۔ چنانچہ میں بڑی امید کے ساتھ آپ کے سامنے حاضر ہوں گزشت جو ہوئی وہ ہوئی خوش قسمتی ہماری جب ہو گی جب آپ کی قیادت میں چاہے کتنی مختصر کیوں نہ ہو وہ منزلیں طے کی جائیں ایسے اداروں کی بنیاد رکھی جائے جو آئندہ رفتہ رفتہ تعمیر ہو سکیں الیکشن کی بات تو ہر ایک کرتا ہے امید ہے ہو بھی جائیں گے لیکن قوم احتساب چاہتی ہے اگر ہم مانتے ہیں کہ اتنی رشوت ہے اگر ہم مانتے ہیں کہ یہاں پر اسقدر Nepotism favouritism اور parochialism ہوئی ہے ایک قوم دوسری قوم سے لڑتی ہے ایک برادری دوسری برادری سے لڑتی ہے ایک صوبہ دوسرے صوبے سے لڑتا ہے صوبے مرکز سے لڑتے ہیں تو وہاں پر احتساب کی demand ہے، نہیں تو جناب والا! احتساب کے بغیر اور ان گندے انڈوں کو باہر پھینکے بغیر الیکشن با معنی نہیں ہو سکتے آپ کہیں گے کہ احتساب کے لئے وقت چاہیئے تو میں اتنی گزارش کروں گا کہ بے شک وقت چاہیئے لیکن الیکشن آپ اپنی قیادت میں کم از کم continuous institution ایک perpetual institution قائم کر جائیں جہاں پر احتساب ہو تا رہے۔ احتساب کو میں الیکشن روکنے کا طریقہ نہیں بناؤں گا لیکن الیکشن کے ساتھ ساتھ چاہے ایک

انسان elect ہو جائے ہو رہا ہو ' اس کا احتساب اس ادارے کے اندر ہونا چاہئیے ۔ یہ میری تجویز ہے ۔میں چاہتا ہوں کہ جناب ذہن میں رکھیں ۔ کچھ مجھے یاد آیا میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں آپ کے توسط سے جیسے ایک کسان فصل کو دیکھتا ہے 'موسم حالات آب و ہوا کو دیکھتا ہے تو assess کرتا ہے کہ اس فصل کا یہ وزن ہو گا یہ فصل مجھے اتنا دانہ دے گی یا کپاس دے گی جیسے ایک باغبان دیکھتا ہے کہ اس درخت یا پودے پر اتنے آم لگیں گے اتنے سنگترے لگیں گے 'میں نے مارچ میں ایک دو دوستوں کی حاضری میں جناب کی خدمت میں ذکر کیا تھا کہ چیئرمین صاحب یہ سسٹم یہ حکومت مجھے چلتا نظر نہیں آتا آپ نے کہا کہ پھر کیا نظر آتا ہے میں نے کہا کہ مجھے اسمبلی کا dissolution نظر آتا ہے president کا جانا اور ان کی جگہ آپ کا صدر بننا نظر آتا ہے یہ میں نے مارچ میں عرض کیا تھا ۔ میں کوئی ولی نہیں ہوں کوئی وحی نہیں نازل ہوئی 'اس ضمن میں سوچنے والا جیسے میں نے عرض کیا کہ باغبان اپنے باغ کا دھیان کرتا ہے ۔اب مجھے کیا لگتا ہے جناب میں آپ کی توسط سے قوم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔جو مجھے نظر آتا ہے احتساب اگر نہ ہوا اور الیکشن نہ ہوئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا ۔ آپ کو میں الوداع کہتا ہوں خداوندکریم آپ کا ساتھ دے بلکہ میں آپ کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ دعا کرتا ہوں صدارت کوئی ایسی بات نہیں وہ بھی ایک پنجرے کی خوبصورتی ہے لیکن آپ کو سمجھتے ہوئے آپ کی کوالیٹر کو جانتے ہوئے جتنے برس میں آپ سے متعلق رہا ہوں آپ سے نیاز رہی ہے مجھے امید ہے کہ آپ اپنا منصب غیرجانبدار طریقے سے دیانت دار طریقے سے اور ایک سلجھے ہوئے پاکستانی ذہن سے ادا کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا مہربانی ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب عالم علی لالیکا

جناب عالم علی لالیکا جناب والا عجب مقام ہے ۔بڑا عجب وقت ہے اس موقع پر آپ نے مجھے بولنے کا شرف بخشا ہے میں اس کی ابتدا یوں کروں گا

ہم جس کے لئے تیار نہ تھے افسوس وہ غم بھی دیکھ لیا
کانٹوں کی عنایت کے صدقے پھولوں کا تبسم بھی دیکھ لیا

جناب والا !پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے جب 1935 کا ایکٹ نافذ ہوا تو مسلم لیگ

کے ٹکٹ پر خال خال کامیاب ہونے والوں میں سے لیاقت علی خان اور راجہ غظنفر خان جیسے کٹر مسلم لیگی بھی قائداعظم کو چھوڑ کر زمیندارہ لیگ اور یونینیسٹ پارٹی میں شامل ہو گئے تھے صرف ملک برکت علی صاحب ان کے ساتھ رہ گئے تھے ۔جناب والا! 1947 میں بھی مسلم لیگ کے تین دھڑے تھے 'ایک کی قیادت محمد علی صاحب کرتے تھے اور دوسرے دھڑوں کی قیادت کوئی اور کرتے تھے ۔میرے عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ ہمارے ملک میں سیاست کبھی اداروں کی سیاست نہیں رہی cult politics رہی ہے ۔ شخصیات کی سیاست رہی ہے اور جو طرز حکومت ہم نے اپنا رکھا ہے اس میں جمہوریت عبارت ہے سیاسی پارٹیوں سے سیاسی پارٹیوں کا یہ عالم ہے ان کا کوئی اپنا نظم و نسق نہیں 'ان میں اتحاد نہیں 'ان میں کوئی کردار کی پختگی نہیں ۔جناب والا! انسان کو آفرینش کے بعد انسانیت سکھائی جاتی ہے جوں جوں بڑا ہوتا ہے اس کو معاشرت سکھائی جاتی ہے جناب والا! پھر بلوغت کو پہنچنے کے بعد اسے سیاست سے دلچسپی پیدا کی جاتی ہے جناب والا! پھر اسے پارٹی کے نظم و نسق سیکھائے جاتے ہیں ازاں بعد جناب والا! قانون کی روایات اور قانون کا احترام آتا ہے اور پھر جمہوریت آتی ہے اور پھر یہ جمہوریت چل سکتی ہے اب ہمارے ملک میں حال تو یہ ہے کہ کوئی صاحب کیسی بڑی ضیافت مدعوئین اس پر یوں لپک پڑتے ہیں بقول شہید جنرل ضیا الحق صاحب کے جیسے وہ زندگی کا پہلا اور آخری کھانا کھانے جارہے ہیں ۔ہم میں ابھی وہ معاشرتی ڈسپلن نہیں آیا ہے جو انسانیت کے بعد آتا ہے سیاسی سیاسی ڈسپلن ہم میں کیا آئے گا پارٹی ڈسپلن ہمیں کیا آئے گا قانون کا احترام ہمیں کیا آئے گا روایات کا احترام ہمیں کیا آئے گا یہ بڑا مقام افسوس ہے جناب والا! مارشل لاء کو ہم ملعون اور مطعون کہتے ہیں ۸۵ سے ۹۳ تک تو کوئی مارشل لاء نہیں آیا ہم نے آپس میں کیا نہیں کیا اور کیسے ایک دوسرے کی ہم نے تباہی کی ہے مجھے یاد آتا ہے

(لڑتے لڑتے ہو گئی گم ایک کی چونچ اور ایک کی دم)

جناب والا! حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ پہلے ہارس ٹریڈنگ کا لفظ استعمال ہوتا ہے پھر dunky trading ہوا پھر خچر ٹریڈنگ ہوا اور جمہور کے نمائندگان کا نام اب لوٹا رکھ دیا گیا ہے لوٹا سے تو جناب والا! وضو بھی کیا جاتا ہے اس لحاظ سے تو بڑی پاکیزہ چیز ہے لیکن جو نسبت اس کو حوائج ضروریہ سے ہے اس نسبت سے تو ذلیل بھی سمجھا جاتا ہے جب یہ حالت ہو جائے ہم ایک دوسرے کو گندے الفاظ اور القابات سے نوازنہ شروع کر دیں تو کیا ہم سیاست چلائیں گے اور کیا

کریں گے ۔جناب والا! یہ ملک بڑا حسین خطہ زمین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے معرض وجود میں آگیا لیکن ہماری حالت تو یہ ہے بقول شاعر

باہر سے لیپ پوت سے چمکا لیا ہے گھر
اندر سے خستہ کڑیاں ہیں ٹوٹے ہوئے ہیں در
یوں تو وطن بھی جان سے بڑھ کر عزیز ہے
اپنا مفاد ہے لیکن سب کو عزیز تر

جناب والا! قومی اسمبلی توڑ دی گئی قومی اسمبلی توڑدینا صدر صاحب کا آئینی حق تھا اور آئینی اختیار تھا آئین میں اس کی گنجائش رکھی گئی ۔لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی دماغ اس کو سمجھ نہیں سکا کہ جن لوگو ں کو اچھے تھے یا برے تھے مجھے اس سے کوئی بحث نہیں نہ میں اس بحث میں جانا چاہتا ہوں دو سال پہلے انہوں نے مطعون کر کے توڑا تھا انہی کو گود میں بٹھا کر اورقومی اسمبلی کو توڑنا کیا دیانت داری کا تقاضا یہی ہے کیا انصاف کا تقاضا یہی ہے

جناب چیئرمین ۔جی انہو ں نے کہا ہے جن پر انہوں نے الزام لگایا تھا مطعون کا مطلب -----

میاں عالم علی لالیکا مطعون کا مطلب طعنہ دینا

جناب چیئرمین مطعون تو وہ ہوا جس کو طعنہ دیا ۔ملعون کیا ہوا ۔شیطان کو کہتے ہیں ملعون کا لفظ غلط ہے

میاں عالم علی لالیکا ۔میں اس کو واپس لیتا ہوں

جن کو برا بھلا کہہ کر جن پر ملکی راز افشاں کرنے کے الزامات عائد کر کے برخاست کیا گیا ،انہی کو دفاع کا قلمدان سونپا تھا اور مجھے بڑالطف آیا جناب آصف علی زرداری کا بیان پڑھ کر ان سے کسی اخبار نویس نے پوچھا کہ حلف لیتے وقت آپ کیا محسوس کر رہے تھے انہوں نے فرمایا میں سوچ رہا تھا خدا کی شان ہے اب یہ دو ہی لفظ کافی ہیں ۔جناب والا!جسے الفاظ نہیں کاٹتے اسے تلوار بھی نہیں کاٹتی ۔جناب والا ! حکومت معزول کی گئی میں باصد فخر یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس حکومت میں میں شامل ہوں اس حکومت کی کسی پالیسی سے جو عارضی حکومت تھی اس نے اختلاف نہیں کیا سب سے بڑا اختلاف ہائی ویز پر سپر ہائی ویز پر تھا

جناب چیئرمین ۔آپ تو ایک بہت بڑے وسیع سبجیکٹ کی طرف چل پڑے ہیں

میاں عالم علی لالیکا میں اسی طرف آرہا ہوں میرے دل میں بہت کچھ ہے اس پالیسی پر بھی انہوں نے اتفاق کیا اور کسی پالیسی کو وہ برا نہیں کہہ سکتے جناب والا!افسوس تو یہ ہے کہ عدلیہ کی بے حرمتی اور قانون کی بے احترامی یہ ایک نئی ریت پڑی ہے جو پہلے کبھی نہ تھی جناب والا!میں وثوق سے کہتا ہوں کہ انتخابات اس کا حل کبھی نہیں ہیں میں آج آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں آپ کے چیمبر میں نہیں بلکہ ایوان کے فلور پر کھڑا ہو کر یہ کہتا ہوں کہ آئندہ انتخاب کے نتیجے میں کیا ہو گا کہ جیتنے والا اسمبلی کے دروازے پر نوٹیفکیشن لے کر جائے گا اور ہارنے والا الیکشن کے پاس پہنچ جائے گا وہ کہے گا کہ میں جیتا ہوں وہ کہے گا کہ آؤ re-election کروا لیتے ہیں ۔وہ الیکشن ٹریبونل کے پاس جائے گا وہ فیصلہ دے دے گا جیتنے والے کے حق میں ہارنے والا کہے گا میں مانتا نہیں ہوں ۔وہ جائے گا ہائیکورٹ کے پاس وہ کہے گا میرے پاس ہائی کورٹ کا stay order ہے وہ کہے گا میں جانتا نہیں ہائی کورٹ کیا بلا ہے ۔

جناب والا!ہائی کورٹ کے پاس سپریم کورٹ کے پاس ایسا تو کوئی axe نہیں ہے جو اٹھا کے وہ خود اپنے ہاتھ سے کسی کے سر پیر دے ماریں انہوں نے تو فیصلہ ہی دینا ہوتا ہے ۔یہ بڑی عجیب ریت چل نکلی ہے جناب والا!ان حالات میں عوام الناس طرز حکومت اور جمہوریت کا خدا حافظ ۔

آنکھیں میری صدیوں سے کرن ڈھونڈ رہی ہیں
اس ظلمت شب کی کوئی میعاد نہیں کیا

جناب والا!ہمیں اپنا نظام حکومت تبدیل کرنا پڑے گا ہمیں شورائی نظام لانا پڑے گا ہمیں اس جمہوری نظام سے فرار اختیار کرنا پڑے گا ہم اس کے قابل اور اہل نہیں ہیں جناب والا!میں نے اقبالیات کا زیادہ مطالعہ نہیں کیا لیکن دو اشعار ان کے ہمیشہ یاد رہتے ہیں جبکہ حالات کو اس تناظر میں ،میں پرکھتا ہوں انہوں نے فرمایا

گریز طرز جمہوری غلا ہے پختہ کار
کہ از مغز یک صد خر فکر انسان نمی آید
جمہوریت وہ طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا

میں سمجھ نہیں سکا کہ کس موقع پر کس مقام پر کس مقصد کے لئے انہوں نے یہ اشعار کہے تھے اور کیوں ہم ان کو بھول گئے ۔جب ہم ان کو مفکر پاکستان مانتے ہیں جناب والا!میں آپ کے بارے میں یہ کہوں گا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑا اعلیٰ مقام و منصب پہلے بھی عطا کیا تھا اب بھی اللہ تعالیٰ عطا فر ما رہے ہیں دست بدعا ہوں کہ خدا وند تعالیٰ آپ کو اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جناب چیئرمین ۔آمین

میاں عالم علی لالیکا ۔میں جانتا ہوں آپ کے والد صاحب ہائی کورٹ کے جج تھے وہ سپریم کورٹ کے جج رہے ہیں آپ بھی قانون جانتے ہیں ۔قانون دان ہیں اور کچھ بھی اگر نہ کیجئیے گا تو کم از کم عدلیہ کی روایات عدلیہ کے فیصلوں کو قانون کا احترام کرنے کی روایات کو زندہ تابندہ کر دیجئیے گا ۔تبھی ہم زندہ رہ سکیں گے جناب والا!اگر قانون نہیں ہو گا قانون کا احترام نہیں ہو گا اگر چیف جسٹس کے پتلے جلائے جائیں گے تو جناب والا!مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم کہاں جائیں گے جناب والا !بیا بیا آپ کے بارے میں کہہ رہا ہوں

بیا بیا کہ مراتاب بے وفائی نیست
جدا ہشو کہ جدائی رسم آشنائی نیست

خدا وند تعالیٰ آپ کو ہماری سر پرستی کا دوبارہ موقع دے آپ نے بڑے بیلنس اورمتوازن طریقے سے اس ہاؤس کو چلایا ہے ۔ہمارا سینٹ کا تو یہ حال ہے جناب والاکہ کسی نے بھینس کے بچے سے پوچھا تھا وہ نر تھا مادہ وہ ہوتی تو وہ پھر دودھ دیتی اس نے کہا میرا کام صرف اتنا ہے کہ میں بھینس کو دودھ دینے پر آمادہ کر دیتا ہوں اور میرا مالک مجھے چارہ ڈال دیتا ہے بس میرے فرائض یہیں پرختم ہو جاتے ہیں اور جب بلوغت کو پہنچتا ہوں تو قصاب کی چھری میری گردن پر چل جاتی ہے ہمارا سینٹ کا کردار صرف اتنا ہی ہے رہا ہے جناب والا!ہوتا ہواتا کہیں اوپر سے ہے چلتا چلاتا کہیں اور سے ہے آج تک ایسا سنا نہ تھا آج تک ایسا دیکھا نہ تھا جناب والا!

شگفتگی سے گریزاں تھے خوف گل چیں سے
یہ اور بات ہے گلوں کوصبا نے لوٹ لیا

آخر میں جناب والا !میں یہ کہوں گا

کل کی نسلیں نہ ہم پر تاسف کریں
بے حسی پر نہ اس دور کی تف کریں
دوستو ہم تو اوراق تاریخ ہیں
ورثہ اشک غم چھوڑ کے جائیں گے

آپ سے التجا کروں گا التماس کروں گا اور واشگاف الفاظ میں التماس کروں گا کہ جو روایات قانون شکنی کی عدالتوں کے فیصلوں کی بے حرمتی کی ۔ایوان صدر نے رکھی ہیں کم از کم ان کو باطل کرنے میں اپنی کوششیں صرف فرما دیں گے ۔شکریہ

جناب چیئرمین ۔اقبال احمد خان

جناب اقبال احمد خان ۔بسم اللہ الرحمان الراحیم شکریہ جناب چیئرمین ! میں گھڑی کی طرف دیکھ رہاہوں شاید اذان کا وقت قریب آگیا ہے بہر حال جو بھی تھوڑا سا وقت عنایت فرمایا ہے میں اپنے جذبات کا اظہار کرو ں گا ۔ جناب والا! گزشتہ چند مہینوں سے ہمارے ملک میں سیاسی بحران پیدا ہوا ہے کئی حکیموں نے کئی نسخے تجویز کئے لیکن مریض کو آفاقہ نہ ہوا polarization اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ ہم اپنے سیاسی مخالفین سے مصافحہ کرنا بھی پسند نہیں کرتے ایک دوسرے کے خلاف ڈھونڈ ڈھونڈ کے نکات نکالے جاتے ہیں کہا یہ گیا کہ جمہوریت کیا ہے ایک رواداری کانام ہےجن ممالک کی ہم مثالیں دیتے ہیں جمہوری عمل میں وہاں ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ سیاسی اختلاف کو ذاتی دشمنی کی شکل دے دی گئی ہو یہ صورت تو ہمارے ملک میں بہت عرصے سے چل رہی ہے ۔ قائد اعظم قائد ملت کی رحلت کے بعد اور خصوصی طور پر خواجہ ناظم الدین کی dismissal کے بعد اس ملک میں صیح سیاسی جمہوری عمل کا فقدان رہا ہے ۔سیاست اصولوں کی بجائے vested interest class کے پاس چلی گئی ۔اداروں اور نظریات کی بجائے افراد کی پرو رش ہونا شروع ہو گئی اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے افسوس اس بات کا ہے کہ سیاسی معاملات اہل سیاست کو حل کرنے چاہئیں تھے لیکن یہاں بھی بدقسمتی سے ہم ناکام رہے ہمارے ایک قابل فخر سپاہی نے دخل اندازی کر کے کوئی راستہ ڈھونڈے کی کوشش کی ہے آپ کو علم ہے اگلے دن آپ فرما بھی رہے تھے کہ بیرون ملک آپ تشریف لے گئے ہمارے کئی معزز ساتھی گزشتہ چند ہفتوں میں بیرون ملک گئے تو سیاست کے حوالے سے دنیا والے ہم سے نفرت کرتے ہیں وجہ اس

کی یہی ہے جناب والا! کہ ہم نے سیاسی عمل کو صحیح طور پر شروع ہی نہیں کیا ۔ ہم افراد کے چکر میں پھنسے رہے پورے ۴۰ سال کے عرصے میں ہم نے آئین کبھی پاسداری نہیں کی جناب آپ کو علم ہے اس بات کا کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب اپنے آخری دور میں طویل عرصہ تک بیمار رہے اس وقت کے آئین کے مطابق ان کو چاہئیے تھا کہ اس عرصے کے لئے جب کہ وہ کارو بار سلطنت چلانے کے اہل نہیں تھے اس وقت کے سپیکر کے حوالے کر دیتے لیکن ایسا نہ کیا گیا اور پھر نتیجہ آپ نے دیکھا کہ قوم کے اندر سیاسی انتشار پیدا ہوا اور پھر ہمیں ایسے مارشل لاء سے واسطہ پڑا کہ ملک دو لخت ہونے پر منتج ہوا ۔ آج کم از کم ہمارے آئین کی اس پروویژن کا حسن ہے کہ اختلاف کے باوجود اختلافات جتنے بھی کئے جائیں دیانتداری کے ساتھ وہ باعث رحمت ہوتے ہیں ہمارے ہمارے آئین کی پروویژن پر عمل ہو رہا ہے یہ کم از کم خوشی اورتسلی کی بات ہے اس حوالے سے جب اس آئینی تقاضوں کو پورے کرتے ہوئے یہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قوم کی طرف سے آپ کےسپرد ہو رہی ہے اس میں اس کم از کم ایک تشفی کی بات ہے کہ تمام خرابیوں کے باوجود ہمارے آئین پر عمل شروع ہو چکا ہے ۔بہت سے اختلاف بہت سی باتیں ہم کرتے ہیں ہماری سیاست میں بدقسمتی سے contradictions آئی ہوئی ہیں کبھی ہم اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور پھر ٹوٹنے پر خوشیاں مناتے ہیں اور کبھی ہم اسمبلیاں ٹوٹنے کی مذمت کرتے ہیں ۔ گزشتہ تینوں اسمبلیوں کے دوران ہمارے اہل سیاست کے تمام خطاب تمام خیالات کو مجتمع کریں تو ایک وقت میں ایک ہی چیز کو ہم اچھا کہتے ہیں اور ایک ہی وقت میں ہم اسی چیز کو برا کہتے ہیں ۔ گویا جو چیز مجھے پسند ہے وہ اچھی ہے جو آپ کو پسند ہے وہ مجھے اچھی نہیں لگتی ۔یہ ہمارے ملک کے اندر خرابیاں پیدا ہوئی ہیں جناب والا !اب جب یہ ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے سپرد ہو رہی ہیں تو میں یہاں یہ سوال کرنے کی جسارت کروں گا کہ آخر ہماری سیاست میں خرابی کیا ہے ؟ سیاسی عمل تو ایک عبادت کا درجہ رکھتا ہے ۔جناب والا! آپ کا علم آپ کا تجربہ مجھ سے کہیں زیادہ ہے ۔مجھے تو صرف یہ شرف حاصل ہے مختلف حیثیتوں میں بار میں آپ کے ایک رفیق کار کی حیثیت سے یا اس نظام کے گزشتہ آٹھ سال کے ایک حصے کے طور پر حواللہ تعالیٰ نے مجھے ایک قربت دی ہے اس سے میں یقین سے عرض کر سکتا ہوں کہ اللہ کریم نے آپ کو وہ صلاحیتیں دی ہیں کہ جو ذمہ داری آپ کو دی جائے اس کو خدا کے فضل و کرم سے آپ نبھائیں گے ۔

Mr chairman: The house is adjourned for 20 munutes

جناب چیئرمین جی اقبال احمد خان صاحب

جناب اقبال احمد خان بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئر مین جناب والا! میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی خدمت میں کچھ گزارشات کر رہا تھا ۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ ہمارے ملک میں مسئلہ کیا ہے ؟ ہم ہر آئے دن سیاسی بحرانوں میں مبتلا کیوں رہتے ہیں ؟ finally ہم اہل سیاست اپنے سیاسی مسائل کو خود حل نہیں کر سکتے اور کسی دوسرے کو دخل اندازی کرنی پڑتی ہے یہ کیوں ہے ؟ جناب والا! جیسے میں نے شروع میں بھی عرض کیا میں یہ سوچتا ہوں کہ ہمارے سیاسی عمل میں پیسے کا دخل ہو گیا ہے روپے کا دخل ہو گیا ہے میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ ایک شخص الا ما شاء اللہ جو کروڑ پتی ہے ارب پتی ہے کہیں شائبہ اس بات کا نظر نہیں آتا کہ انہوں نے عام زندگی میں کبھی کسی بیوہ کے سر پر دوپٹہ بھی دیا ہو کسی یتیم بچے کو کتابیں لے کر دی ہوں ،لیکن اپنے الیکشن پر کروڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں پھر اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے حضور والا! میں آپ کی اجازت سے یہاں تحریک پاکستان کے حوالے سے ایک واقعہ عرض کرنا چاہتا ہوں 1946 کے انتخابات میں لاہور میں مسلم لیگ کے ایک امید وار کے نامزدگی کے پیپر ز خارج ہو گئے اور ہمارا کوئی امید وہاں alternate نہیں تھا بڑی پریشانی لاحق ہوئی ہمارے اکابرین بیٹھے سوچتے تھے کہ کیا کریں ۔ ایک سیاسی کارکن اس کا نام تھا ملک وزیر محمد وہ شروع میں مجلس احرار میں ہوا کرتے تھے لیکن کسی وجہ سے وہ ان سے ناراض ہو گئے ،اور انہوں نے اپنی ایک جماعت بنا لی جس کا نام رکھا مجلس اصلاح چار سو بیساں ،میں واقعہ عرض کر رہا ہوں کسی کی تضحیک مقصود نہیں تو میں نے اس سے پوچھا اسے ہم جیرا کہا کرتے تھے ،موچی گیٹ کے اندر کرائے کے مکان میں وہ رہتا تھا ۔ تھا وہ منجھا ہو اسیاسی کارکن ۔ تو میں نے کہا جیرے یہ نام کیا رکھا تو نے ؟ اس نے کہا احراری لفظ کے ابجدہوذ کے حساب سے 420 بنتے ہیں اور چونکہ میں ان کو چھوڑ کر آیا ہوں تو میں ان کو expose کرنا چاہتا ہوں ۔ اس لئے میں نے نام رکھا ہے مجلس اصلاح چار سو بیساں اس نے کاغذات نامزدگی شوقیا داخل کر دیئے ۔ ہم سب مل کر اس کے پاس گئے کہ مسلم لیگ تجھے adopt کرنے کے لئے تیار ہے اس نے لیت و لعل کی کہ آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں ،بہرطور ہم نے اسے رضا مند کر لیا اور اپنے قائدین کے پاس لے

گئے ،مسلم لیگ نے اسے adopt کیا اور 1946 کے انتخابات میں وہ کامیاب ہو گیا ۔ کامیابی کے بعد یونینسٹ پارٹی کو حکومت بنانے کے لئے کچھ آدمیوں کی ضرورت تھی ،تو انہوں نے اس غریب سیاسی کارکن کو خریدنے کی کوشش کی اسے دس مربعے زمین offer کی اور کہا کہ تجھے اور بھی دیں گے ۔اس کا جواب یہ تھا کہ میں یہ سودا نہیں کر سکتا ،آپ قائداعظم کے پاس جائیں ان سے چھٹی لکھوا لائیں جن کو قائداعظم کہے گا میں اس کو ووٹ دوں گا ۔

حضوروالا !! اگر ہمارے ملک کی ساری تاریخ اور جو آئے دن پارٹیاں تبدیل ہوتی ہیں ،اس کا اگر اندازہ لگائیں گے تو فلور کراس کرنے والوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہو گی جو پہلے سے کروڑ پتی ہیں ،اور ارب پتی بننا چاہتے ہیں سیاسی کارکن کم کم ہی ضمیر فروش ہوتا ہے ۔لیکن آج کے دور میں کیا کسی سیاسی کارکن کے لئے ممکن ہے کہ وہ انتخابات میں حصہ لے سکے ۔ جناب والا! ابھی اسمبلی dissolveنہیں ہوئی ،ہو سکتا ہے چند گھنٹے ہوں ،یا دن ہوں مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن ابھی سے اس ملک کے بڑے بڑے پیسے والوں نے سلسلہ شروع کر دیا ہے ،اور کچھ پارٹیوں سے offer کئے جارہے ہیں کہ ہمیں ٹکٹ دیں آپ اندازہ فرمائیں اگر آئندہ اسمبلی میں یہ elementآ گیا تو کیا حشر ہو گا اس ملک کا ۔حضوروالا !اسلامی روایات میں ایک قائد کی ایک خاص سوچ ہوتی ہے وہ قوم کا لیڈر ہوتا ہےیہ کہا گیا ہے کہ جو بادشاہ کا دین ہے ،وہ رعایا کا دین ہے ، اگر بادشاہ ٹھیک ہوں گے تو رعایا ٹھیک ہو گی ۔اگر آپ قوموں کی تاریخ کو دیکھیں تو جو لیڈر اچھے ہیں تو قوم اچھی ہے اگر لیڈر برے ہیں تو قوم بری ہو گی ۔ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ جتنے گزشتہ سالوں میں آپ نے دیکھا ہے ،ذاتیات کی بنا پر اور ذاتیات کیوں؟ ذاتی مفاد کے لئے ، کبھی کسی نے یہ نہیں سوچا کہ میرے اس فعل سے میری قوم کا کیا بنے گا ہوتا یہی ہے کہ میری کرسی چھن رہی ہے اور مجھے قبیح سے قبیح فعل بھی کرنا پڑے تو میں عارمحسوس نہیں کروں گا ۔ اور کوئی کہتا ہے کہ میں نے یہ کرسی چھین لینی ہے خواہ اس کے لئے کچھ بھی کرنا پڑے ،ہر قیمت پر یہ کرسی لینی ہے مقصد تو جناب والا !یہ ہےکہ سیاست میں ملک کی خدمت کی جائے ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جن کے وسیلہ سے خدا پاک نے ہمیں یہ ملک پاکستان دیا ہے ،جس میں اس برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں نے میری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں نے اس کے لئے قربانیاں دیں اور آپ سے کون زیادہ جانتا ہے ؟ تحریک پاکستان میں آپ کے خاندان بہت contribution ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ ملک کیسے بنا تھا ؟ آج ان لوگوں کو دکھ ہوتا ہے جو redundentہوئے

ہیں ۔ کیونکہ اس انتخابی عمل میں حصہ نہیں لے سکتے اس وجہ سے آپ سے میری یہ گزارش ہے یہ اللہ تعالیٰ نے شاید آپ کا امتحان لینا ہے ۔مجھے اس بات کا علم ہے گزشتہ آٹھ سال سے آپ اپنے علم سے اپنے تدبر سے جس بھی حیثیت میں آئے آپ ممبر سینٹ کے طور پر آپ وزیر قانون کے طور پر اور کچھ عرصہ چیئرمین اس معزز ایوان کے اور جس طریقہ سے آپ اس معزز ایوان کو چلا رہے ہیں وہ ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے ۔جس بردباری اور تحمل اور تدبر سے آپ اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں اس سے بجا طور پر آپ سے توقع کی جا سکتی ہے کہ جو بھی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے یقیناً آپ اس وقت میں اپنی بھر پور مساعی کریں گے کہ اس ملک میں جو خرابیاں ہیں ان کو دور کیا جا سکے اس توقع کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ آپ اس پر غور فرمائیں گے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں آپ کچھ توجہ فرمائیں ہو سکے تو electoral laws میں پیسے کے عمل دخل کو کم کرنے کی کوشش کریں حضور والا! ہم بیس بیس لاکھ روپیہ دیواریں لکھانے پر خرچ کر دیتے ہیں ہم کروڑوں روپے اخباروں کے اشتہار پر خرچ کر دیتے ہیں ۔ہم لاکھوں گز کپڑا جو کسی یتیم اور مسکین کے کام آسکتا ہے ملو ں کی ملیں اپنے بینر لکھوانے پر خرچ کر دیتے ہیں یہ ممکن ہے اگر اپنے تدبر سے آپ سوچ سکیں کچھ ایسی تبدیلیاں کی جا سکیں جہاں ممکن ہو سکے کہ الیکشن میں اخراجات کم ہوں ۔ ہو سکتا ہے ایسی تجویز آپ سوچ سکیں جس پر آپ عمل کروا سکیں کہ الیکشن کمیشن کو اس بات کا اختیار دیا جائے کہ الیکشن کے دوران اگر کہیں قواعد کے خلاف پیسہ خرچ کیا جا رہا ہو تو اس کو اختیار دیا جائے کہ ان کے پاس اگر قابل یقین شہادت موصول ہو تو اس کو disqualify کیا جا سکے جناب والا!اسی طرح میں آپ سے یہ بھی عرض کروں گا کہ گزشتہ کافی عرصے سے بلکہ تقریباً پاکستان کی ہسٹری میں یہ ہے کہ سیاست میں لوٹ مار عام ہے اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس وجہ سے پھر یہ سیاست خدمت کی بجائے ایک تجارت کا ذریعہ بنتی ہے جس کا محاسبہ بھی ہونا چاہیئے ۔عام طور پر اگر عوام میں جائیں تو یہ تصور دلوں میں آیا ہوا ہے ان کا اس سسٹم سے اعتماد اٹھ رہا ہے وہ کہتے ہیں لوگ آتے ہیں لوٹتے ہیں چلے جاتے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ اس پر بھی توجہ فرمائیں اگر ممکن ہو تو احتساب پر بھی توجہ فرمائی جائے تاکہ جنہوں نے قوم کے خزانے کو بیدردی سے لوٹا ہے کہیں تو مثال قائم ہو ۔آنے والی نسلوں کے لئے سبق تو ملے کہ جس نے زیادتی اس قوم کے ساتھ کی تھی اس کو بالآخر اپنا حساب دینا پڑا حضور والا! اگر ہم ان چیزوں کی

طرف توجہ نہیں کریں گے تو خدا نخواستہ خاکم بد مجھے شک ہے کہ شاید ان انتخابات سے بھی ہم وہ نتائج حاصل نہ کر سکیں ۔جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ fair free الیکشن ہوں اور وہ الیکشن ہوں جو سارے قبول کریں اس میں جناب یہ بھی ضرورت ہے کہ رویے تبدیل کئے جائیں حال ہی میں جب امریکہ کے الیکشن ہوئے تو کہا جاتا ہے کہ ان انتخابات میں بہت personalize قسم کی الیکشن comagn ہوئی ۔لیکن یہ بھی اس قوم نے دیکھا اور ساری دنیا نے دیکھا کہ جس دن الیکشن ہوا اس دن شام کو sitting presisent جو ہارتا ہے وہ کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ جناب میں مبارکباد دیتا ہوں جیتنے والوں کو اور جیتنے والا oath لینے والوں کو دیتا ہے ۔دنیا نے دیکھا کہ اس نے کہا ۔ Isalute Bush for his half century services to the nation لیکن ہمارے یہاں جیتنے والا ہارنے والے کو اور ہارنے والا جتنے والے کے متعلق یہ سوچتا ہے کہ کسی طریقے سے میں اس کو ختم کر دوں ۔ہمارے اندر tolerance ہی بالکل نہیں ہے ہونا یہ چاہئیے کہ جیتنے والا ہارنے والے کی عزت کرے کیونکہ وہ بھی ایک جمہوری عمل کا حصہ ہے اور ہارنے والا جیتنے والے کو قبول کرے اور پھر اس کو پورا موقع دیا جائے کہ وہ اپنی پالیسی کو اس کے مطابق چلائے جب تک یہ رویے پیدا نہیں ہوں گے جناب الیکشن جتنے مرضی کروائے جائیں نتیجہ اس سے بر آمد نہیں ہو سکتا ہماری اپنی تاریخ میں دیکھ لیں ابھی میرے ایک معزز ساتھی نے اپنے ارشادات کے دوران یہی ارشاد فرمایا لیکن شاید ان کو یہ غلط فہمی ہوئی ہو گی میرا فرض ہے کہ میں اس کی تصیح کروں کہ خان لیاقت علی خان زمیندارہ لیگ میں شامل ہو گئے تھے ۔یہ بات درست نہیں ہے زمیندارہ لیگ پنجاب میں بنی تھی ۔لیاقت علی خان یو پی میں رہتے تھے اور الیکشن بھی وہیں سے لڑے تھے یہ 1937 کا واقعہ ہے کہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر دو شخص جیتے ہیں ایک راجہ غضنفر علی خان اور ایک ملک برکت علی ،راجہ غضنفر بعد میں یونینسٹ پارٹی میں شامل ہو ہو کر پارلیمانی سیکرٹری بن گئے تھے ۔اور پھر یہاں قائداعظم کی بات آپ کی خدمت میں یاد دہانی کے لئے عرض کر دوں گا جب 46 میں پنجاب کے انتخابات ہوئے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کو کون لیڈ کرے اور اس وقت نواب ممدوٹ صاحب ،راجہ غضنفر علی صاحب اور سردار شوکت حیات خان اور ملک فیروز خان نون امید وار تھے میں باقیوں کی بات نہیں کروں گا لیکن میں accountability کے حساب سے یا سیاست کی پاکیزگی کے حساب سے قائداعظم کے ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کرو ں گا کہ جب غضنفر علی خان صاحب کا کیس پیش ہوا تو قائداعظم نے ان کے سفارشی

حضرات کو کہا Sorry, Ican not trust hte man who crossed the floor for five hundred rupees. اس وقت پانچ سو روپیہ تنخواہ تھی پارلیمانی سیکرٹری کی جو 1937 میں واقعہ ہوا اور 46 میں قائداعظم نے فرمایا میں اس پر ٹرسٹ نہیں کر سکتا۔

حضور والا! آپ کے علم میں ہے کہ امریکہ کی ہم بات کرتے ہیں کہ وہ اسلامی سوسائٹی نہیں ہے لیکن یہ بھی امر واقعہ ہے جب جب بش صدر بنا ایک آدمی کا نام تجویز ہوا۔سپریم کورٹ کے جج کے لئے تو وہ reject کر دیا گیا کس بناء پر کہ جناب انہوں نے وکالت کے دوران ایک دفعہ غلط بیانی کی تھی ۔عدالت کے سامنے وکیل صاحب کا موقف تھا کہ جناب میں نے نئی نئی وکالت شروع کی تھی لیکن اس وقت اتنا تجربہ کار نہیں تھا لیکن انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس نے ایک دوفعہ غلط بیانی کی ہے اس پر trust repose نہیں کیا جاسکتا حال ہی میں کلنٹن صاحب نے ایک اٹارنی کے طور پر تجویز کیا جو reject کر دیا گیا اس بنا پر کہ اس نے اپنے گھر میں ایک illegal immegrant کو رکھا ہوا ہے ۔ جناب والا !یہ ہے سیاست جس پر ملک قائم ہے جس پر ملک مضبوط ہے اگر ان چیزوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اسلامی معاشرے کی بات کریں گے اسلام کو ارفع وعظمیٰ قیادت کی وہاں نشانیاں ہیں یہاں ساری قوم کو حق ہے اس بات کا کہ وہ بنکوں سے قرضے لے کارخانے لگائے ملک کی انڈسٹری بڑھائے ۔یہ حق ہے ہر ایک کو ۔لیکن اعتراض کیوں کرتے ہیں ؟ elected representation پر صرف اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شاید اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرے گا اور اس طریقے سے قوم کی باگ ڈور صحیح ہاتھوں میں نہیں ہوگی میں آپ سے عرض کروں گا کہ براہ کرم آپ ان چیزوں کی طرف توجہ کریں ۔مجھے توقع ہے آپ کی ذات سے آپ کے ماضی سے آپ کے تجربات سے آپ کے علم سے آپ کے تدبر سے کہ شاید اللہ تعالیٰ آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اس قوم کی تاریخی خدمت کریں اس کی بگڑی ہوئی سیاسی صورت حال کو درست کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت جو بہت سے لوگوں کے حصہ میں نہ آسکی آپ کو دی ملک برائیوں کے گڑھے میں گرتا چلا گیا ہے آج حضور والا !اس ملک کے اندر کوئی ایک شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ جناب اس کا کوئی جائز کام کسی سرکاری دفتر میں کسی افسر کے پاس کسی محکمے میں ہے بغیر رشوت کے ہو سکتا ہے یہ ممکن نہیں ہے اس صورت حال کو درست کریں گے تو ملک میں سیاسی عمل ٹھہرے گا اگر ذاتیات پر سیاست رہی اصولوں کو چھوڑ کر افراد کے پیچھے گئے تو یہ پھر جناب جتنے مرضی

الیکشن کروا لیں جتنی مرضی اسمبلیاں تڑوالیں یہ عمل نہیں ہو سکتا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اور آپ کاموں میں اصلاح پیدا کر سکے تو انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کی تاریخ میں آپ کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا اس وقت ہمارے ہی نہیں ہمارے اس ایوان کے توسط سے ہم سب کی عزت ہے آپ کی عزت ہے ہماری عزت اس جمہوری عمل کی عزت ہے ساری قوم کے آپ تار اہوں گے آپ جانتے ہیں کہ ایک درویش صفت ان قوم کو وزیر اعظم ملا تھا ۔ جس کو قائد جمہوریت محمد خان جو نیجو کہتے ہیں ۔اس نے ٹی وی پر اپنی تصویریں نہیں چلوائیں ۔سرکاری خرچ پر اشتہارات پر اپنا پروپیگنڈا نہیں کیا ۔اس نے اس قوم کی شرافت سے دیانت سے امانت سے خدمت کی اور جب اس کا انتقال ہوا تو بارہ کروڑ افراد میں سے بلا تخصیص اس کے نظریات کے اس کے سیاسی عقائد کے 'ہر آنکھ میں آنسو ٹپکا ۔اس لئے یہ قوم سب کو دیکھتی ہے سب کو جانتی ہے لیکن یہ دوسری بات ہے کہ شاید ان کے پاس وسیلہ نہیں ہے کہ وہ اپنے جذبات کا اظہار کر سکے ۔جو نیجو صاحب کے انتقال کے بعد اس قوم نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو کوئی اس قوم کی صحیح خدمت کرے گا جو شرافت کی سیاست کرے گا جو دانت اور امانت کی سیاست کرے گا یہ قوم اس کو سلام کرتی ہے میں توقع کرتا ہوں 'دعا کرتا ہوں ہمیں خوشی ہوئی ہے ذاتی خوشی بھی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ مقام دے کہ اس ملک کے بارہ کروڑ آدمی بھی ایک دن کہیں کہ ایک متوسط طبقے کا آدمی اور اس نے آکر قوم کی بگڑی ہوئی تقدیر کو صحیح کیا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت اور توفیق دے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب عالم علی لالیکا صاحب ۔

میاں عالم علی لالیکا ۔مسٹر چیئرمین ۔میں معزرت چاہتا ہوں اور میری خوش قسمتی ہے کہ میرے ہی ہم نام تحریک پاکستان کے محقق اور تحریک پاکستان پر ریسرچ کرنے والے گولڈ میڈیلسٹ عالم علی سید نے میری اصلاح فرمائی ہے کہ 1935 ، میں صوبوں کی حکومت میں جب آل انڈیا ایکٹ بنا تھا راجہ غضنفر علی صاحب تو قائداعظم کو چھوڑ گئے تھے قائد اعظم نے نہیں چھوڑا تھا ۔اس لئے میں درخواست کرتا ہو ں کہ میری بھی اصلاح ہوگئی ہے اور ریکارڈ میں بھی اس کی اصلاح فرمانے کا حکم دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی نوٹ کر لیں ۔پہلے چوہدری صاحب بول لیں ۔پھر آپ کو بھی

موقع دیتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین ۔میں آج یہاں پر اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ پہلے تو پتا چلا تھا کہ یہاں پر ہمارے کچھ motions وغیرہ ہیں تو میں نے کہا کہ اپنا فرض ادا کروں لیکن یہاں آ کر پتہ چلا کہ یہ معاملہ ہے 'اس سلسلے میں 'میں یہ کہوں گا کہ میں نے بہت سے اپنے دوستوں ' بزرگوں کی باتیں سنی ہیں اور انہوں نے تلقین کرنے کی بھی کوشش کی ہے ۔اچھی بات ہے وہ بزرگ ہیں آپ کو کوئی تلقین کریں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے موقع فراہم کیا ہے اس کرسی صدارت کو سنبھالنے کا تو میں یہ کہوں گا کہ ہر شخص کے ماضی اور حال کو دیکھ کے ہی آدمی اندازہ لگا سکتا ہے جس طریقے سے آپ نے اپنے ماضی میں اپنا پورا عرصہ اس ہاؤس کو چلایا ہے جہاں پر اپوزیشن تھی ۔حکومتی پارٹی بھی تھی اور دوسری دفعہ حکومتی پارٹی آئی پھر اپوزیشن چلی گئی اور دو تین دفعہ یہ واقعات ہوتے رہے لیکن ان تمام واقعات کے دوران کسی موقع کے اوپر نہ تو اپوزیشن کی طرف سے نہ حکومت کی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے اس وقت جو آپ کا عہدہ ہے اس کے خلاف یا اس کے تقدس کو پامال کرنے کی کسی نے کوشش نہیں کی جناب والا!یہ آپ کی ذاتی کوشش ہے اور ان ہی کا یہ آپ کا ذاتی جذبہ اور حب الوطنی کا نتیجہ تھا کہ کسی نے بھی یہاں آپ کے خلاف انگلی اٹھانے کی کوشش نہیں کی ۔صرف بدقسمتی سے ایک موقع پر جب نیشنل اسمبلی کی تحلیل ہوئی تو اس موقع پر چند اس طرح کے عناصر نے ایک کوشش کی کہ کیوں نہ ہم اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس ہاؤس میں بھی عدم اعتماد لے آئیں تاکہ کسی موقع کے اوپر اگر صدارت تبدیل ہو تو پھر ہم وہی ہٹ دھرمی دھاندلی والا کام کر سکیں جناب والا! بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ سازش صرف چار گھنٹے چلی ۔صبح شروع ہوئی نو بجے کے قریب اور ڈیڑھ دو بجے کے قریب ختم ہو گئی اس میں اپوزیشن جو ہے خاص طور پر میں انہیں خراج تحسین پیش کروں گا کہ اس نے اس وقت صاف انکار کر دیا کہ ہم کسی ایسی سازش میں شامل نہیں ہوں گے کہ جس میں آپ موجودہ چیئرمین کو ہٹانے کی کوشش کریں ۔جناب میں صرف آج اس لئے آیا ہوں تاکہ ریکارڈ میں یہ چیزیں لائی جائیں کہ اس طرح کے واقعات ہوئے ہیں ۔ایک اور چیز میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں جیسے کہ پروفیسر خورشید صاحب نے کھل کر بات کی ہے ۔جناب والا !یہ آج جو مثالیں پیش ہو رہی ہیں یہ میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں میں تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا جیسا کہ اقبال احمد خان صاحب گئے ہیں ہم بھی بہت سی ایسی چیزیں سامنے لا سکتے ہیں لیکن میں

یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ اس طرح کی مثالیں جو پیش کی جارہی ہیں یہ تاریخ کا ایک حصہ ہیں اور خدا نہ کرے کہ تاریخ میں یہ لکھا جائے کہ اس طرح کی مثالیں جو ہیں ملک اور قوم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں 'خدا نہ کرے کہ عدالتوں کا احترام جو ہے وہ ختم ہو جائے 'خدا نہ کرے کہ عدالتیں فیصلے کرنے سے گریز کرنا شروع کر دیں خدا نہ کرے کہ اپنی عدلیہ یہ سمجھے کہ ہماری کوئی سپرمیسی نہیں رہی 'ہمارے اختیارات ہی نہیں رہے اللہ تعالیٰ آپ کو موقع دے اور اس قوم کو تاکہ یہ چیزیں جو ہیں درست سمت پر آسکیں ۔صرف یہ نہ ہو کہ ایک جعلی قسم کا بحران پیدا کر کے اور ہٹ دھرمی صرف ہٹ دھرمی کے اوپر اس موقع پر آئے لیکن میں اس چیز کا تمام کریڈٹ سب سے پہلے تو موجودہ وزیر اعظم کو دوں گا جنہوں نے اپنے دو اڑھائی سال جو ہے وہ صرف اس جعلی بحران کو ختم کرنے کے لئے ختم کر دیئے جہاں پر جو کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اس کی جناب والا! پتلون اتاری جاتی ہے ویسے کوئی آدمی کرسی کو نہیں چھوڑتا ۔وزیر اعظم نے اس بحران کو ختم کرنے کے لئے اپنا ڈھائی سالہ اقتدار قربان کر دیا ۔لیکن انہیں معلوم تھا کہ یہ ہٹ دھرمی کے نتیجے پر سب کچھ ہو رہا ہے ۔اس کے بعد میں افواج پاکستان کو بھی تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بہت کوشش کی کہ ہم سیاستدان آپس میں بیٹھ کر کسی نتیجے پر پہنچ جائیں لیکن یہ سیاستدانوں کا معاملہ صرف یہ نہیں رہا اس میں جناب سیاست دانوں کا معاملہ اگر شاید رہتا تو شاید حل ہو جاتا لیکن اس میں ایک ہٹ دھرمی آگئی تھی تیسرے فریق کی طرف سے ہٹ دھرمی آگئی تھی جس میں بحران جو ہے اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ آج ہمیں یہ دن دیکھنا پڑا ہے ۔اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ ہمیں ہر ایسے بحران کے خواہ جعلی ہو یا مصنوعی ہو نتیجے میں الیکشن میں جانے سے قطعاً کوئی لیت و لعل نہیں ہونی چاہیئے جو فیصلے کئے گئے ہیں ہمیں صدق دل سے قبول ہیں لیکن اس کے باوجود میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں شاید کسی وقت یہ باہر آئے کہ آج جناب والا! صبح سے لے کر اب اسی ہاؤس کے ایک ممبر اور اسی صدر کے داماد جناب انور سیف اللہ صاحب ایک سازش کر رہے ہیں اور اس تمام پیکج کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے صبح یہ افواہ اڑائی گئی سارے پاکستان میں یہ افواہ اڑائی گئی کہ اعجاز الحق نے عدم اعتماد کا ووٹ move کر دیا ۔اور پھر اس کے ساتھ میرا نام شامل کر دیا گیا کہ ان دونوں نے مل کر 70 استعفے لیے ہیں اور یہ ساری سکیم کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کوارٹرز کو بار ہا یہ کہنے کی کوشش کی گئی کہ دیکھیں کہ ایک چیز جو طے کی گئی تھی اس کو سبوتاژ یہ وزیراعظم کے لوگ جو ہیں وہ

کر رہے ہیں لیکن خوش قسمتی کی بات کہ ان کو اس سے اگاہی ہو گئی اور انہیں پتہ چل گیا کہ یہ سارے کا سارا کھیل انہیں discreadit کرنے کے لئے کیا جارہا ہے ایوان صدر سے انہیں اطلاع دی جا رہی تھی فیڈنگ کی جارہی تھی بار بار صبح سے جناب یہ میرا فرض بنتا ہے کہ یہ چیزیں میں اس ہاؤس کو بتاؤں ۔آج صبح سے جو سازشیں اس ملک کے لئے اور اس قوم کے لئے ہو رہی ہیں صرف اس لئے کہ کسی نہ کسی طریقے سے ان کے حواری جو ہیں وہ اقتدار سے چمٹے رہیں اور صدر صاحب کے ساتھ ہی چمٹے رہیں اور اپنی اپنی جان جو ہے وہ اسی طریقے سے اپنا کاروبار اپنی دوسری چیزیں بچائیں اشتہارات کی باتیں کرتے ہیں ۔جناب والا! آپ نے بھی اشتہار پڑھے ہو ں گے جو اشتہار وزیر اعظم کے خلاف آتے رہے ہیں اس میں پہلے چار خاندانوں کا ذکر اس فلور کے اوپر ہوتا رہا ،نیشنل اسمبلی میں ہوتا رہا کہ چار خاندان ہیں جو اس ملک کی ساری دولت کو لوٹ کر چلے گئے ہیں لیکن جب چھوتے خاندان کو یہاں راول ڈیم پر شنان کرا کے پاک کر دیا گیا تو اس کا نام کاٹ دیا گیا اور اشتہار میں کہا گیا کہ اب تین خاندان رہ گئے ہیں کیونکہ وہ خاندان پاک ہو گیا تھا اس نے اپنی گڈوی سے اپنا آپ پاک کر لیااور وہ پاک ہو گیا یہ چیزیں جناب والا!جو تاریخ کا حصہ ہیں سامنے آنی چاہئیں اور یہ تاریخ بتائے گی کہ یہ سارے بحران کا ذمہ دار کون تھا اور کس نے قربانی دی یہ قوم بتائے گی یہ الیکشنوں میں بتائے گی جب الیکشنز ہو ں گے تو آپ بھی جناب والا! یہاں موجود ہوں گے۔الیکشن میں جوبھی نتائج آئیں گے وہ آپ کے سامنے ہوں گے ۔اور قوم کے سامنے جب نتائج آئیں گے تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ جھوٹا کون ہے اورسچا کون ہے میں نے جیسے پہلے ہی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس منصب کے اوپر فائز فرمایا تو یہ ذمہ داری آپ کو سونپی جارہی ہے ۔باقی ساتھیوں سے ہمیشہ یہی کہوں گا کہ پہلے آپ نے جس طریقے سے اس ہاؤس کو چلایا ہے اسی طریقے سے آپ اس جذبے کے ساتھ اسی کوشش کے ساتھ ہمارے ہونے والے الیکشنوں کو غیر جانب دارانہ طریقے سے سرانجام دلانے میں آپ اس قوم کی ایسی خدمت کریں گے کہ کہ جس طریقے سے آپ کا نام پہلے سنہری حروف سے اس سینٹ کی تاریخ میں لکھا جا چکا ہے آپ کا نام اس ملک کی تاریخ میں بھی لکھا جا چکا ہے پھر آپ کا نام اس ملک کی تاریخ میں بھی سنہری حروف میں لکھا جائے گا شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔کتنے اور حضرات بولنا چاہتے ہیں راجہ افضل صاحب ،عباس شاہ صاحب ، پیر برکات صاحب ،آپ بھی بولنا چاہیں گے ،پھر تو یہ معاملہ چلے گا یا اس طرح proposal کریں

Ithink I have a --- مجھے کچھ تیاری کرنی ہے تو میں تو میں آپ کو اس کے بعد موقع دیتا ہوں پہلے میں ایک دو باتیں کر لوں کیونکہ میں پھر چلا جاؤں گا

راجہ محمد افضل خان ۔جناب والا! میں تو صرف آپ کی موجودگی میں صرف دو منٹ تقریر کرنا چاہتا ہوں تین منٹ دے دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ کر لیں کر لیں ۔میری موجودگی ضروری ہے ان کے لئے

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب چیئرمین ۔ thank you very much۔

جناب چیئرمین ۔ اس طرح کرتے ہیں کہ اب مختصر کرتے ہیں اور سخت بات نہیں کرنی راجہ صاحب ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جی میں نے کبھی نہیں کی ہے

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ میر عبدالجبار صاحب ۔

میر عبدالجبار ۔میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی معزز ممبر اس وقت جو موجود ہیں ہم سب کے دل کی ترجمانی ہو رہی ہے ۔ہم سب یک آواز ہو کر یہی کہتے ہیں اور یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ آپ ارشاد فرمائیں اور ہم سنیں

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ راجہ محمد افضل صاحب

راجہ محمد افضل خان ۔میں زیادہ کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کروں گا آج اس موقع پر کیونکہ مجھ سے پہلے آپ کو واعظ و نصیحت بہت سا ملا جس سے یہی لگتا تھا کہ شاید میرے کچھ دوست آپ کے ماضی اور حال سے واقف نہیں ہیں اور بہت سے ہی پند و نصیحت آپ کو فرما رہے تھے آپ کا ماضی بطور وکیل ،بطور ممبر سینٹ ،بطور لاء منسٹر ،بطور چیئرمین سینٹ ، کسی سے پنہاں نہیں ہے بطور ایک اچھے انسان کے ،ایک اچھے قانون دان کے اور ایک اچھے سیاستدان کے میں تو یہ کہوں گا کہ گو مجھے منہ سے یہ بات نہیں کہنی چاہئیے لیکن آج ایسا موقع ہے کہ میں عرض کروں گا کہ آپ ایک -----ایسی شخصیت ہیں ،ایک جامع شخصیت ہیں ۔یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ آپ

deserve کرتے ہیں ویسے سامنے اتنی تعریف نہیں کرنی چاہئیے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

ہمیں احسان شناسی شکر پر مجبور کرتی ہے
وگرنہ ہم خوشامد کو کمینہ پن سمجھتے ہیں

جناب والا! آج میرے کچھ بھائیوں نے آپ کو نصیحتیں کی ہیں جو کچھ آفس ہولڈ کرتے تھے اور وہ آفس جو ہے وہ نا اہلی کی وجہ اور ان کی نالائقی کی وجہ سے ایک اورقسم کا symble نظر آتا تھا اور اس آفس کو آپ نے ٹیک آور کیا تو اس کی شان ہی اور ہو گئی تھی اور وہ لوگ آج آپ کو نصیحت کرنے کے لئے یہاں پندرہ پندرہ بیس بیس منٹ کی تقریر کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہے راجہ صاحب کہ آج کوئی سخت بات نہ کی جائے ۔لیکن پھر آپ وہی کوئی نہ کوئی سخت جملہ کہہ دیتے ہیں

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا! میں کوئی سخت بات نہیں کر رہا یہ حقائق ہیں جی اور Reality حقائق ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں اگر کوئی آدمی اس ملک اور اس قوم کا کہہ دے کہ میں نے غلط بات کی ہے تو جناب پھر میں مجرم ورنہ پھر نہیں ہوں

جناب چیئرمین ۔میری مودبانہ گزارش یہی ہو گی کہ ذرا آج تحمل سے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ اچھا جناب مختصراً عرض کرتے ہوئے میں کہتا چلوں کہ یہاں کچھ لوگوں نے احتساب کی بھی بات کی ہے کہ احتساب ضرور کرائیے گا ۔میں کہتا ہوں کہ ضرور کرائیے گا اس کے لئے کوئی ضرور کوئی ادارہ آپ بنا دیں لیکن جناب والا! ماضی کی طرح کے احتساب نہ کرائیے جس پر کروڑ ھا روپے قوم کے خرچ ہو جائیں اور انہی لوگوں کو آپ بعد میں وزیر بنا دیں ۔ جناب والا! اس طرح کا احتساب آپ نہ کرائیں اگر کرانا ہے تو پھر واقعی احتساب ہو ۔ کیونکہ وہ قوم کا سرمایہ تھا جس کا ضیاع اس طریقے سے ہوا کہ ایک ایک وکیل کو جناب ہمیں پتہ ہے کہ پچیس پچیس لاکھ روپے فیس دی گئی لیکن بعد میں ان لوگوں کو وزارتیں دے دی گئیں اور اس شخصیت نے دیں جس نے ان پر یہ ریفرنس وغیرہ دائر کئے تھے یہاں پر ہارس ٹریڈنگ کی بات ہوئی تو جناب والا! آپ جس کرسی جلیلہ پر جا رہے ہیں ،جس منصب پر جا رہے ہیں وہ ہمارے آئین کا محافظ منصب ہے وہ اس ملک کی اس قوم کی یونٹی کا سمبل ہے لیکن جناب پچھلے چار چھ مہینوں میں جو کچھ اس آفس کی طرف سے ہوا قوم کے ساتھ ہوا' یہ ہارس ٹریڈنگ کی بات

کرتے ہیں میں تو یہ کہوں گا کہ وہاں تو Wild bore trading بھی ہوئی ہے اس کی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی اور آج یہاں وہ لوگ پیڑ نمایاں نظر آتے ہیں مجھے میرے دوست جنہوں نے اپنی جماعتوں سے وفا نہ کرتے ہوئے اسٹیبلشمنٹ سے اور نوکر شاہی سے وفا کی وہ آج یہاں سیاست کی اور جمہوریت کی بات میں سب سے نمایاں نمایاں نظر آئے جناب والا! فلور کراسنگ کے لئے بھی بیشک آپ کوئی سخت قسم کے اقدامات جو بھی ہو سکے کریں تین ماہ میں شاید اتنا کچھ نہ ہو سکے گا لیکن اگر اس کی فاؤنڈیشن آپ lay کر دیں گے تو یہ قوم آپ کو یاد رکھے گی ہمیں آپ پر مکمل اعتماد ہے اور پورا یقین ہے کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ آپ جس طرح پہلے جن مناصب پر رہے ہیں ان کے مقام بلند ہوئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ منصب جس پر آپ جار ہے ہیں اور جو hatered سمبل بنا ہوا ہے ایک قابل نفرت عہدہ ہے آپ کے وہاں جانے سے اس عہدے کے عین مطابق اس کا معیار بلند ہو جائے گا ہمیں آپ سے توقع ہے میں آپ کو اس پر مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین - یوسف شاہین صاحب

یوسف شاہین داؤد پوتا پلیز میں صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین - جی فرمائیے

یوسف شاہین داؤد پوتا - میرا دوسرا دن ہے اس حال میں یہ جو موجودہ معاہدہ ہو رہا ہے سیاسی پارٹیوں اور گورنمنٹ کے مابین میں اس پر صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے معاہدے پہلے بھی ہوئے ہیں خاص طور ۷۷ کا معاہدہ بھی مجھے یاد ہے اس میں بھی فوج ایک رول ادا کر رہی تھی اس وقت فوج بہت اچھا رول ادا کر رہی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ برائے مہربانی یہ رول اپنا جاری رکھیں اگر کوئی اختلافات سیاسی پارٹیوں کے درمیان ہیں یا ابھی بھی رہتے ہیں تو اس کو چلنے دیں ان سے ڈریں نہیں ہمیں یہ جمہوریت prosess جو ہے وہ جاری رکھنے دیں۔ دوسری ایک بات اشتیاق اظہر صاحب نے کی تھی کراچی میں جو ہنگامے ہو رہے ہیں ہم ان کی بالکل مکمل تائید کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ حیدر آباد اندرون سندھ میں دو تین آدمی بے گناہ قتل ہوئے پلیز اس کا بھی نوٹس لیا جائے آپ جو عہدہ سنبھالنے جارہے ہیں اس کی میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی - جناب پیر برکات شاہ صاحب۔

سید برکات احمد ۔جن خیالات کا اظہار اس ہاؤس میں کیا گیا ہے میں پوری طرح ان کے ساتھ متفق ہوں ہم لوگ آپ کی صلاحیتوں کے معترف ہیں اور جس جگہ کے اوپر یعنی منصب جلیلہ پر آپ جار ہے ہیں موجودہ حالات میں غیر معمولی حالات میں جا رہے ہیں اور اسی لحاظ سے ضروری بات عرض کرنا چاہوں گا کہ صدر پاکستان 'پاکستان کی سالمیت کی علامت ہے اور ہم ان سے امید رکھتے ہیں کہ وہ غیر متنازعہ شخصیت ہوں گے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ صدر جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے لے کر اب تک سب سے زیادہ متنازعہ شخصیت ثابت ہوئے ہیں اور صدارت کا منصب جو ہے اس کا جو اثر ہوا ہےاور اس کا جو اعتماد کھویا گیا ہےمجھے امید ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں کے پیش نظر اسی اعتماد کو دوبارہ بحال کر سکیں گے یہاں میں صرف ایک بات عرض کرنا چاہوں گا کہ الیکشن ہرجمہوری ملک میں ہوتے رہتے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں یہ غیر معمولی حالات میں ہو رہے ہیں اور آپ کی نگرانی میں انشاء اللہ الیکشن ہوں گے ۔ایک چیز جس پر مجھے زیادہ زور دینا ہے وہ ایسی ذہنیت ہے جو اس دفعہ سامنے آئی ہے ۔ایک تو یہ چیز ہے کہ اس دفعہ دو صوبے پنجاب اور این ڈبلیو ایف پی نےلانگ مارچ میں شمولیت کرنے کا ارادہ کیا اور اگر یہی حالات رہے خدا نخواستہ تو پھر یہ ایک روایت بن جائے گی کہ جب کبھی ہمارے ان دو صوبوں میں ہمارے دیہات کے جو اسلام آباد کے ہمسائے ہیں ان کی مرکز کے ساتھ نہیں نبھ سکے گی تو ہمیشہ therat رہے گا کہ بر وقت وہ یہاں آکر دھاوا بول سکتے ہیں اس چیز کا بھی ضرور ایسا انتظام ہونا چاہئیے تا کہ اسلام آباد کے رہنے والے بھی اور یہاں کی حکومت جو ہے جب تک صحیح حکومت چلا رہی ہے ان کو کوئی کسی قسم کا threat نہیں ہونا چاہئیے بلکہ ان کو اپنا کام آزادانہ کرنے کا موقع دینا چاہئیے دوسری چیزیں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ الیکشن کے بعد اصل میں تقریباً سب ملکومیں ایسا ہوتا ہے کہ جب کبھی الیکشن ہوتا ہے اور جو پارٹی ہارتی ہے وہ یہی کہتی ہے کہ الیکشن Rigged ہوئے ہیں یہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے لیکن یہ ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے لیکن اس دفعہ جو یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اس کےباوجود کہ آخیر تک موجود ہ حکمران میجارٹی میں رہے اس کےباوجود بھی وہ ہٹانے میں کامیاب ہو گئے اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ جو الیکشن بھی ہوں وہ جس طرح بھی ہوں اور جو پارٹی بھی ہارے یا جیتے وہ acceptable ہونے چاہئیں اور جیتنے والی پارٹی کو موقع ملنا چاہئیے کہ وہ اپنی ٹرن پوری کر سکے ۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔جناب سید عباس شاہ صاحب ۔

سید عباس شاہ ۔یقیناً آج تاریخ کا خاص موقع ہے اورمیں سمجھتا ہوں کہ میں اس چیز کا ذکر کروں کہ آپ کو یہ موقع پہلی بار پاکستان کی تاریخ میں قائداعظم کے بعد ملا بیوروکریسی کا نمائندہ آج صدر مملکت کے اس منصب پر نہیں بٹھایا جا رہا یہ بھی ہمارے لئے تاریخ میں اہم موڑ ہے ۔اور ہم خوش قسمت ہیں اگرچہ ایک نمائندہ حکومت کی قربانی دینے کے بعدہمیں یہ حاصل ہوا ہے جیسے باتیں ہو چکی ہیں یقیناً یہ مینڈیٹ عوام کا دیا ہوا تھا اور یہ unbelieveable act ہے کہ یہ دوصوبوں کو کہا جائے اور آج یہ بات چھپی ہوئی نہیں کہ آپ فیڈریشن پر حملہ کریں جناب یہ حملہ تھا لیکن خوش قسمتی ہے قوم پر اللہ کا کرم ہے کہ اس مشکل سے ---اور میں تعریف کروں گا نواز شریف کی کہ اس نے اپنا مینڈیٹ قربان کر کے اس clash کو avoid کیا ملک میں بغاوت کا عالم بلند ہوا تھا یہ واقعی بغاوت تھی اور اس نے قومی مینڈیٹ کو قربان کر کے اس بغاوت کو روکا آپ خوش قسمت ہیں آپ کو موقع مل رہا ہے اور میں یاد دلاؤں گا کہ سینٹ ہمارے صوبوں کا نمائندہ ادارہ ہے جہاں آپ روزانہ دیکھتے ہیں کہ لڑائی ہوتی رہتی ہے اس بات پر کہ فلاں ملازمت میں ایک فی صد کوٹہ کیوں ہمیں دیا گیا ۔لیکن جب آپ کے منصب کی بات آئی اور وسیم سجاد کو منتخب کرنا تھا تو چاروں صوبوں نے مل کر کے آپ کو منتخب کیا حالانکہ جو فیصلہ ہوا تھا اس کے مطابق چیئرمین کی سیٹ کسی اور کو جانی تھی ۔لیکن یہ آپ کی خوش قسمتی تھی ہاؤس نے اس وقت بھی آپ کو یہ اعتماد دیا اور آج بھی ہم خوش قسمت ہیں کہ آپ کو موقع دوبارہ مل رہا ہے میں آپ کے نوٹس میں لاؤں گا کہ غیر متنازعہ الیکشن 1970ء میں ہوئے تھے اور اس میں مشکل یہ ہوگئی کہ جن لوگوں کو اکثریت کا اعتماد ملا ان کے demovracy میں حقوق تھے بیوروکریسی نے ان کو دینے سے انکار کر دیا آج ہم خوش قسمت ہیں کہ بیوروکریٹ نمائندہ اس منصب پر نہیں بیٹھے گا مجھے آج افسوس ہورہا ہے اور یقیناً ہماری تاریخ میں سب سے بد ترین چیز ہوگی کہ آج ہم غیر جمہوری لوگوں کو بلا کے ان سے حکومت چلائیں گے یعنی کیئر ٹیکر گو رنمنٹ لیکن میں یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے جمہوری اداروں کو چلنے نہیں دیا گیا ۔اور یہ آج جنگ ہے ڈیمو کریسی اور بیورو کریسی کی اللہ کے فضل سے یہ انسٹی ٹیوشن اب چلیں گے اور اس ملک میں ڈیموکریسی ہوگی اور اس ملک میں بیورو کریسی کا کنٹرول ختم ہوگا کیو نکہ اس وقت جو فیصلہ ہوا وہ ملک کی بہتری کے

لئے ہو رہا ہے ہم چونکہ کسی اور سسٹم میں پڑے ہوئے تھے ہم نے اور ہمارے سیاستدانوں نے کوشش کی جیسے پہلے بھی ہوا کہ آمریت کے ساتھ چلنے کی کوشش کی اور اس بار بھی کوشش کی انشاء اللہ وہ ناکام ہوئے وہ ناکام رہیں گے اس ملک میں جمہوریت ہو گی اللہ آپ کو اس منصب میں کامیابی دے یہ موقع جو آپ کو ملا ہے یہ سینٹ کو ملا ہے انشاء اللہ آپ پورے اتریں گے شکریہ۔

جناب چیئرمین ۔عالم شیر مسعود صاحب

Sir I would also like to congratulate you and wish all success in your new office.

Thank you sir

جناب چیئرمین ۔یہ سب سے اچھی تقریر ہے۔ اب جناب طارق چوہدری صاحب

محمد طارق چوہدری ۔شکریہ جناب چیئرمین !میرے دوسرے ساتھیوں نے جو کچھ کہا ان میں سوائے ان باتوں کے جو بہت اختلافی ہیں باقی کو میں endorse کرتا ہوں اور یقینی طور پر اس وقت جس عہدے کے لئے آپ تشریف لے جارہے ہیں اس میں آپ کی ذمہ داری بہت زیادہ ہو جائے گی کیونکہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ importial ہونا ہی کافی نہیں effective ہونا بھی ضروری ہے یعنی اگر آپ importial ہو جائیں 1970ء کے الیکشن کی طرح اور effictiveness کھو دیں تو پھر ملک ٹوٹ جاتے ہیں قومیں باقی نہیں بچتیں یعنی جو ایک اصول اور قانون اور ضابطہ اور آئین میں آپ کو اختیار اور ذمہ داریاں سونپی ہیں اگر آپ ان ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے اور free for all ہوتا ہے یعنی سب گھوڑے گدھے کے لئے ایک ہی جیسا ہے میدان ایک ہی طرح ان کو چھوڑ دیا جائے تو پھر وہ یعنی آپ importial تو ہو گئے effective نہیں ہوئے اور قوم کو جو آپ نتائج دینا چاہیئے تھے وہ نہیں دے سکیں گے آپ کے اوپر زیادہ ذمہ داری اس لئے بھی آئے گی کہ care taker ہمارے سامنے آیا ہے اب تک اگر یہی setup ہے تو ان میں سے زیادہ تر لوگوں کو اتنی دیر ہوگئی پاکستان سے گئے ہوئے کہ ان کو ہمارے real problems کا اندازہ ہی نہیں ہے اور یہ ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کتنی deterioration ہو چکی ہے ہماری ساری انتظامیہ میں پھر اگر یہ بات درست ہے کہ ان میں بعض ایسے لوگ جو بہت اعلیٰ مناصب پر آرہے ہیں وہ پاکستان کی شہریت رکھنے کی بجائے کسی اور ملک کی شہریت رکھتے ہیں تو یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر بہت

سنجیدگی کے ساتھ غور ہونا چاہئیے اس پورے سیٹ اپ نے ان سارے معاملات کی سدھ بدھ رکھنے والا آپ کے سوا کوئی دوسرا آدمی موجود نہیں ہوگا ۔لہذا آپ کے اوپر بڑی ذمہ داری عائد ہو گی دوسرا یہ کہ جس نے جو کیا ہے وہ معاف کر دیں وہ جائے اور آپ اس کو cover دے دیں یہ کور دینے کا مسئلہ نہیں ہے سیکرٹری اسمبلی اغواء ہے پتہ نہیں وہ قتل ہو گئے پتہ نہیں وہ کیا ہوئے لوٹ مار کی ایک بات ہے ان ساری چیزوں کو دیکھنا ہوگا اور انتظامیہ کو موثر طریقے سے استعمال کرنا ہوگا ۔ آپ نے غیر جانبداری قائم رکھتے ہوئے موثر طریقے سے اس ساری صورت حال کو سنبھالنا ہے اگر ایسا کرنے میں آپ خدانخواستہ ناکام رہے تو یہ بڑی بدقسمتی ہو گی اور میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیاب کرے ۔

جناب چیئرمین ۔جی شکریہ ۔خلیل صاحب

Mr Khalil -ur-Rehman: Thak you, Mr ,Chairman. It is not only qratifyng but we all are very qratfied ,sir for your elevation to where you are qoing , although it is through somehow very unusual circumstances.

Sir, we have to ponder on this point that there was a crisis in this country , whether it was brought about or whether it came on its own but the apathy of it is that a third party had to com and sit between the two highest offices to solve this issue. Now this is despite the popular following available and the best talent available to our leaders unfortunatel y no one of these leaders could rise above this and com up with a sulution . There were Houses available, there was talent available ,there was advise available oranically it had to be solved by a third party which I think in som way of the other. is not a very good situation .

My only wish and pray is that when you get there you look deep into the matter try to find a management of this crisis within the system that we run which has to be found because every time if a situation like this arises another

party will come and solve your problems. So what aer we doing he re ,sir? what are we doing here? If there is flood ,we call them ,if there is si ckness, we call them ,if there is a disaster we call them ,have a political disaster, we call them .So ,what is the purpose of us being here? I would like you sir ,to look into it and find a solution at some time or the other . Tha nk you sir.

جناب چیئرمین - ڈاکٹر ریحان صاحب -

ڈاکٹر محمد ریحان - جناب چیئرمین صاحب ! میں نے اپنے دوستوں کی باتیں سنی میں مایوسیوں کی بات نہیں کروں گا نہ ناکامیوں اور پریشانیوں کی - جناب والا ! پچھلے دنوں یا پچھلے مہینوں میں جو کچھ ہوا جس کو ہم ملک میں سیاسی بحران کی بات کرتے ہیں کہ ملک میں سیاسی بحران پیدا ہوا ' جناب والا ! قوموں کی تاریخ میں ایسے واقعات اور ایسے لمحات آتے رہتے ہیں ہم جب ادھر پاکستان کے ہاؤس میں کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں تو خود کا مقابلہ امریکہ 'جاپان اور برطانیہ کے ساتھ کرتے ہیں جناب والا ! انگریزی کا وہ مقولہ تو آپ کو خوب معلوم ہے - Never compare apple with the orang کہاں وہ اور کہاں ہم اس ارتقائی عمل سے کئی صدیوں میں گزرے ہیں اور وہ اس مقام پر پہنچے ہیں اور میں سمجھتا ہوں جو ہمارے ساتھ یہاں پر ہوتا رہا ہے یہ بھی ہمارے سیاسی ارتقائی عمل کا ایک حصہ ہے انسانی نسل جیسے ایک ارتقائی عمل سے گزری ہے اور جس مقام پر پہنچی ہے اور جن مصائب اورجن مشکلات کا سامنا کیا ہے میں سمجھتا ہوں - This might be a blesing in disquise for us . جناب والا ! پچھلے دنوں اخباروں کے کچھ صاحب ملے انہوں نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے میں نے کہا انشاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ انگریزی میں کہتے ہیں - There is always light at the end of a tunnel . چاہے سرنگ کتنی بھی لمبی ہو اس کے سرے پر ہمیشہ روشنی ہوتی ہے رات کتنی بھی لمبی ہو لیکن اس کے بعد دن کا اجالا ضرور آ جاتا ہے اور اس کا ثبوت جو میں آج سمجھتا ہو ں جناب والا ! پچھلے دنوں میں جو کچھ ہم دیکھ رہے تھے ہمیشہ ہماری آنکھیں عدالتوں پر لگی ہوئی تھیں ہم قانون کی بات کر رہے تھے یہ ہم میں ایک قسم کی میچورٹی پیدا ہو رہی تھی ہم civilise ہوتے جارہے ہیں اور جناب آج آپ کو صدارتی منصب کے لیے elevate کیا جارہا ہے آپ کو جو ذمہ داری سونپی جارہی ہے یہ میں آپ کے لیے نہیں بلکہ اس

ہاؤس کے لیے اپنی قوم کے لیے ایک خوش آئند بات سمجھتا ہوں کیونکہ آپ قانون سے واقف ہیں آپ آئین سے واقف ہیں آئینی اور قانونی مسائل سامنے آتے تھے پیچیدگیاں آئی تھیں ان کو نبھانے کے لیے آپ کا وہاں جانا میں سمجھتا ہوں ہماری قوم کے لیے بڑی خوش آئند بات ہے جناب والا! وہ اس لحاظ سے بھی کہ ہم اس ہاؤس میں آپ کے ساتھ قریباً سو دو سال رہے اس دوران ہم سب نے یہ محسوس کیا آپ غیر جانبدار رہتے تھے آپ فیئر رہتے تھے سب کے ساتھ برابر کا سلوک کرتے تھے ۔جناب والا! میں آپ کی تعریف نہیں کر رہا ہوں یہ بات میں اپنے دل کی گہرائیوں سے کر رہا ہوں کئی بار ایسا بھی ہوا کسی بات پر کوئی نوک جھوک ہو گئی اور ایسے میں ہمیں ٹھیس بھی لگ جاتی تھی لیکن بعد میں ہم نے کبھی بھی یہ محسوس نہیں کیا اس میں آپ نے کسی قسم کا ہم سے الگ برتاؤ کیا کسی کو سگا کسی کو سوتیلا سمجھا تو میں سمجھتا ہو ہیڈ آف دی سٹیٹ جو ہوتا ہے اس سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ غیر جانبدار ہو گا تو آپ کا وہاں جانا یہ قوم کے لیے مبارکباد ہے آپ کو سب نے مبارکباد دی ہے میں قوم کو مبارکباد دیتا ہوں جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کو مبارکباد دینے کی بجائے دعا گو ہوں کیونکہ انسان جو ہے جتنا بھی بڑا ہو جتنا بھی وہ قابل ہو انسان ہوتا ہے اور اس سے غلطیاں ہونے کا احتمال ہوتا ہے ایک بڑے عہدے پر جانا یقیناً میں سمجھتا ہوں وہ پل صراط پر جانے کے برابر ہوتا ہے اور انسان ایک امتحان میں آ جاتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس امتحان میں کامیاب رکھے ۔اس کے ساتھ ساتھ بڑی خوشگوار تبدیلیوں کے ساتھ جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہاؤس کی قائم مقام جو چیئرمین ہونگی وہ ایک محترمہ خاتون لیڈی ڈاکٹر نور جہان پانیزئی ہوں گی جناب والا! آج دنیا کے ممالک میں ہمارے اوپر یہ طنز کیا جا رہا ہے کہ ہم بنیاد پرست ہیں ہم خواتین سے بدسلوکی کرتے ہیں ہم خواتین کو خاطر میں نہیں لاتے ہیں تو پارلیمنٹ کے ایوان بالا کی جب وہ چیئرمین ہونگی قائم مقام چیئرمین تو ہم اس پر فخر کر سکیں گے اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے سامنے ہم بڑے سرخرو کھڑے ہونگے شکریہ!

جناب چیئرمین ۔شکریہ اور تو کوئی نہیں اب آپ نے میرے لیے بھی بہت کم وقت چھوڑا ہے بہر حال میں آپ سب حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے جن جذبات اور احساسات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ پچھلے جو چند مہینے گزرے ہیں میرے خیال میں پاکستان کے سخت ترین بحرانوں میں ایک سخت ترین بحران ہے

پاکستان میں کئی بحران آئے بہت سے بحران ایسے تھے جن کا نتیجہ پھر عدالتوں نے نکالا ۔ پہلے ہی آئے تمیز الدین کیس دوسو کیس اور اس قسم کے بحران آتے رہے ۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں کافی سنگین بحران تھا سنگین اور سخت میں اس لئے کہوں گا کیونکہ یہ کافی طول پکڑ گیا پہلے جو بحران آتے تھے کچھ دنوں کے ہوتے تھے اور وہ معاملہ عدالتوں میں چلا جاتا تھا کچھ کچھ مہینوں سے چل رہا تھا یہ پہلے عدالتوں میں گیا اس کے بعد عدالت کے بعد بھی مشکلات آتی رہیں تو ہمیں اب بحیثیت سینیٹر یہ سوچنا چاہئیے یہ آخر کیوں ہوا ؟ کیا کچھ افراد کی غلطی ہے ؟ کیا ہمارے آئین میں کچھ غلطیاں ہیں ؟ کیا ہماری پولیٹیکل کلچر میں کوئی غلطی ہے؟ یہ غلطی کہاں ہے ؟یہ کیوں ہوا ؟تو اس کا ہمارے سامنے تجربہ بھی ہے۔ ۸۵ ء کے بعد یہ ایوان بھی چل رہا ہے ۔ ۸۵ء سے ہم مسلسل جمہوریت کی راہ پر گامزن ہیں ہمارے پچھلے ۸ سال ہمارے سامنے ہیں تجربات ہیں اس آٹھ سالہ دور میں اسمبلیاں ٹوٹیں ، حکومتیں بھی بدلیں ،جو حکومت میں تھے اپوزیشن میں آئے اور اپوزیشن والے حکومت میں آئے تو اس تجربے کی روشنی میں اب ہمیں سوچنا ہو گا کہ کہاں غلطی ہے؟ کہاں ہم سے غلطی ہوئی ؟ تاکہ ہم اس کی اصلاح کرسکیں اور اس کی بھاری ذمہ داری آپ سب لوگوں پر عائد ہوتی ہے ۔ اس کی دوسری جانب اگر میں دیکھوں تو silver lining مجھے یہ نظر آتی ہے یہ چند مہینوں سے ہمارے سامنے جو سنگین بحران تھا اس کا جو حل نکلا ہے وہ آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے نکلا اس میں افواج نے بڑا responsible کردار ادا کیا اس میں جو ہمیشہ خطرہ رہتا تھا کہ ہمارے ملک میں مارشل لاء لگ جائے گا وہ نہیں لگا اور خدا کرے کہ اس بحران سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں ابھی پتہ نہیں کہ کیا ہوتا ہے لیکن اللہ کرے ہم اس میں سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں ۔ تو یہ ایک silver lining ہے اور اس کے سارے پہلوؤں کا اللہ کرے کہ ہم کوئی حل نکال سکیں تاکہ آئندہ اس قسم کی مشکلات ہمارے سامنے نہ آئیں آپ نے ہمیشہ مجھ سے تعاون کیا ہے اس ایوان کو چلانے میں آپ نے میری رہنمائی کی ہے بہت سارے مسائل آتے رہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ایوان میں اگر ہم یہ کلچر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ ایک دوسرے کی بات کو سن لیں تحمل سے سخت زبان بھی ہوتی ہے کئی دوفعہ ہمارے سیاسی اختلاف کئی دفعہ سختی اختیار کر جاتے ہیں میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ بات آپ جو مرضی ہے کریں کہ دوسرا آدمی سمجھے سوچے اور آپ کی بات کو وہ قبول کرے ۔ بہرحال سیاسی اختلافات بھی ہیں اور بھی مسائل آتے ہیں تو ہمارے ایوان میں میں سمجھتا ہوں کہ کلچر ڈویلپ ہوا ہے اللہ کرے کہ یہ

کلچر قوم میں بھی ڈویلپ ہو اور جمہوریت کی جو روح ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کی بات کو سمجھنا سننا اور پھر ایک باہمی مشاورت سے کوشش سے ایک حل تلاش کرنا، تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جو تعاون آپ نے مجھ سے کیا آئندہ چند مہینوں میں اس تعاون و رہنمائی کی مجھے شاید بہت زیادہ ضرورت محسوس ہو اور آپ کا رابطہ جس طرح پہلے میرے ساتھ تھا میں امید کرتا ہوں کہ وہ رابطہ رہے گا۔اور آپ کی رہنمائی جاری رہے گی۔تاکہ آپ کے تعاون اور رہنمائی سے جو بھی مشکلات آئیں گی مسائل آئیں گے جو بھی ایشو آئیں گے میں ان کو حل کرنے کی کوشش کروں گا انسان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے لیکن کوشش میری یہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ جو بھی مسائل ہیں اور خصوصاً جو الیکشن کا مرحلہ ہے اس میں ہم کامیابی سے ہمکنار ہوں میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے نہ صرف میرے لئے نصیحتیں کی ہیں جو بڑی ضروری تھیں آپ نے دعا بھی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی دعا کی مجھے بڑی ضرورت ہو گی دعا آپ کرتے رہیں اور اللہ کرے ہم اس بحران سے کامیابی سے نکل جائیں اب ایوان کا مسئلہ ہے اس کے بعد مشکلات یہ ہوں گی کہ کچھ دنوں تک شاید وزراء کا بھی پتہ نہ چلے کہ کون ہیں تو مناسب یہی ہوگا کہ کچھ دنوں کے لئے اسے adjourn کر دیا جائے دوستوں کی رائے تھی کہ تقریباً ایک ہفتے کے لئے adjourn کیا جائے۔تو اگر آپ کی رائے اس میں شامل ہے تو

(آوازیں --ٹھیک ہے ٹھیک ہے)

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے ہفتے کے لئے کردیں تو پھر دیکھ لیں گے اجلاس کو 25 جولائی 93 شام ساڑھے پانچ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

The House then adjourned to meet again at five thirty of the clock in the evening on sunday, 25 jully, 1993.